چہ گویم باتو گر آئی چہ در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۹۸ | دوا ہیں شفا ہیں غرض دار الامان

(۹) مورخہ ۲۷ صفر ۱۳۲۹ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ مارچ ۱۹۱۱ء مطابق ۲۸ پھاگن (۲۰)

سارے جہاں سے اچھا دار الاماں ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ | دار الاماں ہمارا جنت نشاں ہے

خواجہ صاحب کا لیکچر سیالکوٹ میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

عالی جناب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح دام برکاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مدرسۃ القرآن کے سالانہ جلسہ پر اب کے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا عجیب نمونہ دکھلایا۔ سیالکوٹ میں یتامیٰ کے لئے مسلمانوں کی ایک جماعت نے عرصہ سے ایک درس گاہ یہاں قائم کی ہوئی ہے اس میں شہر کے نامور صاحب ثروت بھی اچھی دلچسپی رکھتے ہیں۔ ایک محدود دائرہ میں یتامیٰ کی پرورش ہوتی ہے اور حتے الوسع مسلمانان اندرونی اور بیرونی اس کار خیر میں امداد کرتے ہیں۔ اپنی اغراض کو مستحکم کرنے کیلئے اس مدرسہ کے بانی سالانہ جلسہ بھی کیا کرتے ہیں۔ آغا محمد باقر خان صاحب کا ہاتھ بھی اس میں شامل ہے اور رونق جلسہ ان کے اور نیز بعض صاحب عزم لوگوں کی وجہ سے اچھی ہو جاتی ہے۔ اس دفعہ ارکان جلسہ کو پروگرام تجویز کرنے کے وقت خواجہ کمال الدین صاحب کو مدعو کرنے کا غالب خیال پیدا ہوا۔ اور بڑے شوق سے ان کا نام بھی درج پروگرام کر کے اشتہار میں چھپوا دیا۔ کہ ۲۶ر فروری کو شام کے بعد خواجہ صاحب کا لیکچر فضائل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوگا۔ اس اشتہار کے مشتہر ہوتے ہی شہر میں عام چرچا شروع ہوا اور ہوتے ہوتے مخالف رائیں پیدا ہونے لگیں۔ غیر مقلدین کو بھی یہ انتخاب ارکان مدرسۃ القرآن کا ناگوار گذرا اور ان سے زیادہ اس انتخاب پر ایک پیری کے گدی نشین صاحب اور ان کے رفقا کو سخت آگ لگی اور انہوں نے آپ بھی اور آخر خلیفہ اور دیگر حلقہ نشینوں کے ذریعہ سخت مخالفت کا بیڑا اٹھایا۔ مہتممانِ جلسہ کے نام نہایت ہی درشت پیغام جانے شروع ہوئے اور اپنی پیری کی شان کی نمائش ان کو دکھلانی شروع کی۔ مگر مستقل مزاج مہتممان جلسہ کچھ ایسے وقت فیصلہ کر چکے تھے اور آغا محمد باقر خان صاحب کی وجہ سے اور بھی تقویت ان کو ہوئی۔ کہ پیر صاحب کی پیری نہ چلی پر نہ چلی۔ جوں جوں جلسہ کے انعقاد کی تاریخیں قریب آتی گئیں۔ پیر صاحب اور ان کے رفقار کی بے قراری بڑھتی گئی اور حالت متغیر ہوتے ہوتے نوبت تا بدیوانگی آگئی۔ مہتممان جلسہ کی طرف سے بھی خشک جواب ملے اور ساتھ ہی شمول جلسہ کی عزت بھی چھین گئی۔ مہتممان جلسہ نے عام طور پر فیصلہ کر دیا کہ پیر جی کے جلسہ میں آنے یا نہ آنے اور ان کی طرف سے فراہمی چندہ کی تحریک ہونے یا نہ ہونے کی ہم کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ یہ حالت دیکھ کر پیر جی بہت جھنجھلائے اور ان کی رگ مخالفت سخت بھڑک اٹھی پھر تو کیا تھا تمام شہر میں ہڑ مچا دیا۔ اور فتوے بازی شروع ہوئی عام اجتماع کر کے تقریریں کرنی شروع کر دیں۔ اور سب وشتم کی گولہ باری شروع کی۔ جن جن لکچرار دن پر قابو چلا ان کو جلسہ میں جانے سے روکا غرضیکہ خوب ہی مخلوق کو بھڑکانے کی کوشش کی۔ مگر خدا کی قدرت نتیجہ برعکس پیدا ہوتا گیا۔ پیر جی کی اس کارروائی کو خاص تو خاص عام نے بھی بہت نفرت کی نگاہ سے دیکھا اور ملامت کے ووٹ پاس ہونے شروع ہو گئے۔ مگر پیر جی اور ان کے رفقا برابر سرگرم رہے۔ اور خصوصاً یہ کوشش کی کہ خواجہ صاحب کے لکچر میں کوئی نہ جاوے مگر اس بے اثر آواز کو اب کون سنتا تھا۔ پیر جی کی قسمت میں شہر سیالکوٹ میں اپنی اعمالِ شامت کا بھگتنا لکھا تھا۔ اللہ اللہ شہر سیالکوٹ کی ہمدردی میں انہوں نے بہت زور لگایا۔ بہت ہی چیخے چلائے اور رسوائے عام ہوئے کہ حضرت مسیح موعود مرحوم و مغفور کی جناب میں سب وشتم اور مغلظات کی تاریکی دکھلائیں۔ کچھ بھی نہ کر سکے۔ لوگوں نے ان کی زبان سے ایسے بے حیا اور خلاف انسانیت باتیں سن کر سخت بیزاری ظاہر کی۔ غیر مسلمان تو بیزار ہوئے۔ ہنود نے بھی ان کی اس حالت پر افسوس کیا۔ ادھر خواجہ صاحب کی لکچر کی تاریخ بجائے ۲۶ کے ۲۷ کی شام مقرر ہوگئی۔ کیونکہ بعض عمائد کو ایک قسم سرکاری تقریب کی وجہ سے ۲۶ر کی شام کو جلسہ تقسیم انعام مدرسہ سرکاری میں ضروری شامل ہونا تھا۔ اس تاریخ بدلنے سے اور وقفہ پڑا اور لوگ اور بھی بیزاری اور دل آزاری کا منظر جو پیر جی نے قائم کر رکھا تھا۔ دیکھنے پر مجبور ہوئے۔ خیر غرضیکہ پیر جی نے خواجہ صاحب اور ان کے لکچر کے سننے کا لوگوں کو مشتاق بنا دیا۔ ۲۷ر کی دوپہر کو خواجہ صاحب بھی وارد سیالکوٹ ہوگئے اور بعد ادائے نماز مغرب اپنے وقت پر معہ جملہ احمدی احباب شہر اور کسی قدر بیرونجات کے جو خوش ہو کر آگئے تھے مقام جلسہ میں جا پہونچے۔ اہل ہنود کے معززین کو بھی دعوتی لفافے بھیجے گئے۔ غرض کہ وکلا بھی اور دیگر عمائد بھی بڑی خوشی سے آئے۔ اور کثرت مردمان کا یہ حال تھا کہ مہتممان جلسہ کو وہ سرکیاں جن میں صحن جلسہ محاط تھا۔ جگہ کو فراخ کرنے کے واسطے بعض موقعوں سے اٹھانی پڑیں۔ سڑک پر بھی لوگ کھڑے تھے۔ خواجہ صاحب نے جب لکچر شروع کیا۔ تو نصرت آلہی نے وہ کام کیا کہ جس کی امید نہ تھی ½۷ بجے سے لکچر شروع ہو کر ۹ بجے تک رہا۔ مگر الحمد اللہ محویت اور ذوق کا یہ عالم تھا۔ کہ سب ٹکٹکی باندھے خواجہ صاحب کی طرف دیکھ رہے اور لکچرار کی جرأت کا وہ عالم تھا کہ بیان کا ایک دریا

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے بہ اہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب چھپکر شائع ہوا۔

(کتبہ محمد حسین ...)

چہ گوئم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۹۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

(جلد ۹) معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

مورخہ ۲۷ صفر ۱۳۲۸ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء مطابق ۲۸ پھاگن سمت ۱۹۶۶

(پیشگی چار روپے) (نمبر ۳۰)

سارے جہاں سے اچھا دار الاماں ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ | دار الاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

خواجہ صاحب کا لیکچر سیالکوٹ میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

عالی جناب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح دام برکاتکم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

مدرسۃ القرآن کے سالانہ جلسہ پر اب کے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا عجیب نمونہ دکھلایا ۔ سیالکوٹ میں یتامیٰ کے لئے مسلمانوں کی ایک جماعت نے عرصہ سے ایک درس گاہ یہاں قائم کی ہوئی ہے اس میں شہر کے نامور صاحب ثروت بھی اچھی دلچسپی رکھتے ہیں ۔ ایک محدود دائرہ میں یتامیٰ کی پرورش ہوتی ہے اور حتے الوسع مسلمانان اندرونی اور بیرونی اس کار خیر میں امداد کرتے ہیں ۔ اپنی اغراض کو مستحکم کرنے کیلئے اس مدرسہ کے بانی سالانہ جلسہ بھی کیا کرتے ہیں ۔ آغا محمد باقر خان صاحب کا ہاتھ بھی اس میں شامل ہے اور رونق جلسہ ان کے اور دیگر بعض صاحب عزم لوگوں کی وجہ سے اچھی ہو جاتی ہے ۔ اس دفعہ ارکان جلسہ کو پروگرام تجویز کرنے کے وقت خواجہ کمال الدین صاحب کو مدعو کرنے کا غالب خیال پیدا ہوا ۔ اور بڑے شوق سے ان کا نام بھی درج پروگرام کرکے اشتہار میں چھپوا دیا ۔ کہ ۲۶ فروری کو شام کے بعد خواجہ صاحب کا لیکچر فضائل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوگا ۔ اس اشتہار کے مشتہر ہوتے ہی شہر میں عام چرچا شروع ہوا اور ہوتے ہوتے مخالف رائیں پیدا ہونے لگیں ۔ غیر مقلدین کو بھی یہ انتخاب ارکان مدرسۃ القرآن کا ناگوار گذرا اور ان سے زیادہ اس انتخاب پر ایک پیری کے گدی نشین صاحب اور ان کے رفقا کو سخت آگ لگی اور انہوں نے آپ بھی اور اپنے خلیفہ اور دیگر حلقہ نشینوں کے ذریعہ سخت مخالفت کا بیڑا اٹھایا ۔ مہتممان جلسہ کے نام نہایت ہی درشت پیغام جانے شروع ہوئے اور اپنی پیری کی شان کی نمایش ان کو دکھلانی شروع کی ۔ مگر مستقل مزاج مہتممان جلسہ کچھ پہلے سے وقت فیصلہ کر چکے تھے اور آغا محمد باقر خان صاحب کی وجہ سے اور بھی تقویت ان کو ہوئی ۔ کہ پیر صاحب کی پیری نہ چلی پر نہ چلی ۔ جوں جوں جلسہ کے انعقاد کی تاریخیں قریب آتی گئیں ۔ پیر صاحب اور ان کے رفقا کی بے قراری بڑھتی گئی اور حالت متغیر ہوتے ہوتے نوبت تا بدیوانگی آگئی ۔ مہتممان جلسہ کی طرف سے بھی خشک جواب ملے اور ساتھ ہی شمول جلسہ کی عزت بھی چھین گئی ۔ مہتممان جلسہ نے عام طور پر فیصلہ کر دیا کہ پیر جی کے جلسہ میں آنے یا نہ آنے اور ان کی طرف سے فراہمی چندہ کی تحریک ہونے یا نہ ہونے کی ہم کوئی پرواہ نہیں کرتے ۔ یہ حالت دیکھ کر پیر جی بہت جھنجھلائے اور ان کی رگ مخالفت سخت بھڑک اٹھی ۔ پھر تو کیا تھا تمام شہر میں ہلڑ مچا دیا ۔ اور فتوے بازی شروع ہوئی ۔ عام اجتماع کرکے تقریریں کرنی شروع کر دیں ۔ اور سب وشتم کی گولہ باری شروع کی ۔ جن جن لیکچراروں پر قابو چلا ان کو جلسہ میں جانے سے روکا غرضیکہ خوب ہی مخلوق کو بھڑکانے کی کوشش کی ۔ مگر خدا کی قدرت نتیجہ برعکس پیدا ہوتا گیا ۔ پیر جی کی اس کارروائی کو خاص تو خاص عام نے بھی بہت نفرت کی نگاہ سے دیکھا اور ملامت کے ووٹ پاس ہونے شروع ہو گئے ۔ مگر پیر جی اور ان کے رفقا برابر سرگرم رہے ۔ اور خصوصاً یہ کوشش کی کہ خواجہ صاحب کے لیکچر میں کوئی نہ جاوے ۔ مگر اس بے اثر آواز کو اب کون سنتا تھا ۔ پیر جی کی قسمت میں شہر سیالکوٹ میں اپنی شامت اعمال کا بھگتنا لکھا تھا ۔ اللہ اللہ شہر سیالکوٹ کی ہمدردی میں انہوں نے بہت زور لگایا ۔ بہت ہی چیخے چلائے اور رسوائے اس کہ حضرت مسیح موعود مرحوم ومغفور کی جناب میں سب وشتم اور مغلظات کی تاریکی دکھلائیں ۔ کچھ بھی نہ کر سکے ۔ لوگوں نے ان کی زبان سے ایسے بے جا اور خلاف انسانیت باتیں سن کر سخت بیزاری ظاہر کی ۔ غیر مسلمان تو بیزار ہوئے ۔ ہنود نے بھی ان کی اس حالت پر افسوس کیا ۔ ادھر خواجہ صاحب کی لیکچر کی تاریخ بجائے ۲۶ کے ۲۷ کی شام مقرر ہوگئی ۔ کیونکہ بعض عمائد کو ایک نیم سرکاری تقریب کی وجہ سے ۲۶ کی شام کو جلسہ تقسیم انعام مدرسہ سرکاری میں ضروری شامل ہونا تھا ۔ اس تاریخ بدلنے سے اور وقفہ پڑا اور لوگ اور بھی بیزاری اور دل آزاری کا منظر جو پیر جی نے قائم کر رکھا تھا ۔ دیکھنے پر مجبور ہوئے ۔ غرضیکہ پیر جی نے خواجہ صاحب اور ان کے لیکچر کے سننے کا لوگوں کو مشتاق بنا دیا ۔ ۲۷ کی دوپہر کو خواجہ صاحب بھی وارد سیالکوٹ ہو گئے اور بعد ادائے نماز مغرب اپنے وقت پر معہ جملہ احمدی احباب شہر اور کسی قدر بیرونجات کے جو خوش قسمتی سے آگئے تھے مقام جلسہ میں جا پہونچے ۔ اہل ہنود کے معززین کو بھی دعوتی لفافے بھیجے گئے ۔ غرض کہ وکلا بھی اور دیگر عمائد بھی بڑی خوشی سے آئے ۔ اور کثرت مردمان کا یہ حال تھا کہ مہتممان جلسہ کو وہ سرکیاں جن میں صحن جلسہ محاط تھا ۔ جگہ کو فراخ کرنے کے واسطے بعض موقعوں سے اٹھانی پڑیں ۔ سڑک پر بھی لوگ کھڑے تھے ۔ خواجہ صاحب نے جب لیکچر شروع کیا ۔ تو نصرت الٰہی نے وہ کام کیا کہ جس کی امید نہ تھی ۸ بجے سے لیکچر شروع ہو کر ۱۱ تک رہا ۔ مگر الحمد للہ محویت اور ذوق کا یہ عالم تھا کہ سب ٹکٹکی باندھے خواجہ صاحب کی طرف دیکھ رہے اور لیکچرار کی جرأت کا وہ عالم تھا کہ بیان کا ایک سیا

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب چھپکر شائع ہوا ۔ (کتبہ محمد حسین احمدی)

صرف مکمل تمہید کے بعد جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ایک خلق استقامت ہی بیان ہو سکا۔ اگرچہ لوگوں کی منشا نہ تھی کہ خواجہ صاحب لیکچر کو بند کریں۔ مگر خواجہ صاحب بھی کیا کرتے کیونکہ اگر بولتے بھی رہتے تو لیکچر اتنا طویل اور مبسوط تھا کہ ساری رات میں بھی ختم نہ ہوتا۔ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فضائل اور اخلاق کس کس پیرایہ اور رنگ میں قلم بند ہوئے ہیں کہ سامعین کو آپ کے کامل انسان ہونے کا قائل کرا کے چھوڑنے والے ہیں۔ پھر خواجہ صاحب نے فرمایا کہ میں اپنے مرشد و مولا حضرۃ خلیفۃ المسیح کی اجازت حاصل کرنے کے بعد اگر حضور نے منظور فرمایا تو انشاء اللہ اگلی اتوار کو بقیہ حصہ پورا کرنے کو تیار ہوں۔

اس پر جلسہ برخاست ہوا اور بابو عطا محمد اور سیر احمدی کے گھر کھانا کھانے کے بعد خواجہ صاحب ریل پر سوار ہو گئے۔ چونکہ حضور کی خدمت اس کی اطلاع ضروری تھی۔ اس واسطے ذرا تفصیل کے ساتھ عرض کیا گیا۔ اخیر پر ماسٹر احباب انجمن احمدیہ سیالکوٹ کی طرف سے للعہ روپیہ خود خواجہ صاحب نے شامل کر کے مامنہ روپے یتامی مدرسہ کو دے۔

ایک حاضر الوقت از سیالکوٹ۔

ریل کے کرایہ میں آسانی

بہ سلسلہ ہدایات برائے سالانہ جلسہ گزارش ہے کہ یوں تو کنسیشن ٹکٹ بٹالہ سے سو میل سے کم سٹیشنوں سے نہیں خریدا جا سکتا البتہ اگر کسی سٹیشن سے جو صرف تقریباً ۷۵ یا ۸۰ میل بٹالہ سے ہو۔ ۱۰۰ میل کا کرایہ دیا جاوے تو بھی کنسیشن ٹکٹ مل سکتے ہیں اور اس طرح بھی اصلی خرچ یعنے معمولی کرایہ آمد و رفت سے کم قیمت بیٹھتی ہے۔ گویا مسافر نفع میں رہتا ہے اس حساب سے وزیر آباد کی طرف سے سٹیشن سادہو کی اور سانگلہ لائن پر قلعہ شیخوپورہ ملتان لائن پر جا لگا۔ اور دہلی لائن پر چھیبر آخری سٹیشن ہیں جن پر سے ۱۰۰ میل کا کرایہ دیکر کنسیشن ٹکٹ حاصل کر کے مسافران نفع میں رہ سکتے ہیں یعنی قریب ایک روپیہ بارہ آنہ بچا کر آمد و رفت کے ٹکٹ مل سکتے ہیں۔ نیز عام احمدی پبلک کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ہر سٹیشن سے کنسیشن ٹکٹ مل سکتے ہیں۔ بعض اوقات ملازمین سٹیشن یوں بھی بہانہ کر چھوڑتے ہیں۔ ٹکٹ بابو کی خدمت میں اس درخواست پر مناسب زور دینا چاہیئے۔ ورنہ ہیڈ سٹیشن ماسٹر کے سامنے پیش کرنا چاہیئے اور انکار تحریری حاصل کرنا چاہیئے۔ واضح ہو کہ ہر سٹیشن سے خواہ کیسا ہی چھوٹا ہو بٹالہ کا ٹکٹ مل سکتا ہے۔ ہمارے تعلیم یافتہ اصحاب نا خواندہ بھائیوں کو سمجھا دیں اور افسران ریلوے کی مہربانی دربارہ کنسیشن سے پورا فائدہ اٹھا کر گورنمنٹ کا احسان محسوس کیا جاوے۔

راقم - فقیر علی سٹیشن ماسٹر - رحمتی

طاعون سے حفاظت کے لئے دعا

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے بسخت تاکید فرمایا۔ کہ طاعون سے بچنے کے واسطے صبح شام کم از کم تین تین بار مفصلہ ذیل دعا پڑھنی چاہیئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ

ساتھ نام اللہ کے جس کے نام کے ساتھ نہیں ضرر دیتی کوئی شے

فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

زمین میں اور آسمانوں میں۔ اور وہ سننے والا جاننے والا ہے

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ساتھ ان تمام چیزوں کے شر سے جو پیدا کیں

سالانہ جلسہ

مکرمی مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک دو امور علاوہ ان کے جو سالانہ جلسہ کے متعلق ہدایات کے عنوان کے نیچے شائع ہو چکے ہیں احباب تک پہنچانے اور ضروری ہیں امید ہے کہ آپ اس مختصر نوٹ کو درج کر کے ممنون فرماویں گے۔

(۱) ایک کنسیشن سرٹیفکیٹ ایک سے زیادہ آدمیوں کے لئے بھی کافی ہو سکتا ہے بشرطیکہ ان سب کے نام اس میں درج ہوں اور وہ اکٹھے آنا اور اکٹھے ہی واپس جانا چاہتے ہوں (۲) ان سرٹیفکٹوں پر ٹکٹ ۲۰ مارچ کی صبح سے لیکر ۲۷ مارچ ۱۲ بجے تک رات کے مل سکیں گے۔ یعنے ۲۰ مارچ سے پہلے اور ۲۷ مارچ کے بعد ان پر کوئی ٹکٹ نہ مل سکیگا اور جو احباب ایسے ٹکٹ لیں گے ان کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ ۳ اپریل کی شام سے پہلے پہلے اس سٹیشن پر واپس پہنچ جاویں۔ جہاں سے سفر کیا تھا جو احباب زیادہ عرصہ ٹھہرنا چاہیں۔ انہیں کنسیشن ٹکٹ نہیں لینا چاہیئے۔

اس موقعہ پر جو رعایت کرایہ کی ریلوے کی ہے ظاہر ہے کہ وہ سالہائے گذشتہ سے بہت کم ہے۔ ڈیوڑھے کے بجائے کوئی رعایت نہیں۔ سو میل کے فاصلہ کے آنیوالوں کے لئے کوئی رعایت نہیں اور جن کے لئے ہے بھی صرف اس حد تک کہ ایک طرف کے کرایہ سے ڈیوڑھا کرایہ دیکر دونوں طرف کا سفر ہو سکتا ہے یعنی سہ رقمی روپیہ۔ مگر چونکہ ریلوے نے باقی تمام اسی قسم کے جلسوں کے لئے بھی ایسی ہی رعایت دی ہے اس لئے اس پر زیادہ زور نہیں دیا جا سکتا۔ مگر میں امید کرتا ہوں کہ کرایہ میں رعایت کا نہ ہونا ہمارے مخلص احباب کے لئے جلسہ میں آنے سے مانع نہ ہوگا۔ ایک کا موں کے لئے اپنی ضروریات کے لئے بلکہ تفریح کے لئے بھی بہت سے سفر کئے جاتے ہیں۔ یہ ایک ایسا سفر ہے۔ جو خدا کے راہ میں ہے اور جو لوگ محض للہ اس سفر کو اختیار کریں گے۔ وہ عند اللہ ماجور ہوں گے۔ یہ اجتماع طرح طرح کے برکات کا انشاء اللہ موجب ہوگا۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ جن جن ہمارے احباب کی طاقت میں ہے کہ اس دینی مجمع میں شامل ہوں وہ ضرور شامل ہوں گے۔ یہ اختیار ہے کہ جو احباب چاہیں وہ زیادہ نہیں ایک ہی دن ٹھہر کر چلے جاویں۔ مگر جہاں تک ممکن ہو ان برکات میں حصہ لینے سے محروم نہ رہنا چاہیئے۔ گو بہت سے احباب وقتاً فوقتاً آتے اور حضرت خلیفۃ المسیح کی صحبت اور آپ کے پاک کلمات اور آپ کے روحانی فیوض سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ مگر یہ ایک خاص موقعہ ہے اور خود حضرت خلیفۃ المسیح نے تاکید فرمائی ہے کہ احباب کو اس جلسہ میں شمولیت کے لئے تحریک کی جاوے۔ پس میں اس دعا پر اس مختصر نوٹ کو ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے احباب کے دلوں میں وہ سچا جوش اور اخلاص پیدا کرے۔ جو ان کو تمام روکوں پر غالب کر کے اس جلسہ میں شمولیت کی توفیق دے۔ اور وہی اخلاص ان کے لئے اس جلسہ کو بڑے بڑے مفاد اور قومی برکات کا موجب کرے اس سالانہ اجتماع میں چونکہ بہت سی مفید تحریکیں بھی ہونے والی ہیں اور ساری قوم کے لئے یہ موقعہ ہے۔ کہ وہ اپنے پیارے سلسلہ کی ترقی کو آ کر دیکھیں کہ ایک سال میں جب ہم سب گذشتہ موقع پر تھے۔ اس سلسلہ نے کیا کیا ترقیاں کی ہیں اس لئے بھی سب احمدی احباب کا جو طاقت رکھتے ہیں اس جلسہ مبارک میں شامل ہونا ضروری ہے۔ والسلام۔ محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن۔

احکام اللہ و الرسول

یہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے۔ جو کہ حال میں عرب عبد الحی نے تالیف کی ہے۔ قرآن شریف اور حدیث سے احکام الٰہی و احکام رسول منتخب کر کے عربی اور بالمقابل اردو ترجمہ لکھدیا ہے اس کتاب کا پڑھنا اور اس پر عمل بے انتہا فوائد کا موجب ہو سکتا ہے۔ واحد، تثنیہ، جمع کے صیغوں کو الگ الگ فصلوں میں درج کیا گیا ہے۔ قیمت صرف ۲/ ہے۔ عرب صاحب موصوف سے قادیان کے پتہ پر مل سکتی ہے

درخواست دعا

ہمارے مکرم حکیم فضل دین صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صحت کامل عطا فرماوے۔

دندان ساز

ہمارے ایک احمدی دوست دندان سازی کا کام سیکھنا چاہتے ہیں کیا کوئی دوست اس کام میں انہیں مدد دیکر ہمیں مشکور فرما سکتے ہیں۔

اگلا اخبار | چونکہ ۲۴ مارچ کا اخبار ایسے وقت میں یہاں سے روانہ ہو سکتا ہے کہ اکثر احباب جلسہ میں آئے ہوں گے [illegible]

مسٹر دہرم پال سے چند سوال

مسٹر دھرم پال کو حق جوئی - راست گوئی - انصاف پسندی اور نیک نیتی کا بہت دعوےٰ ہے انھون نے ایک عرصہ سے ہندوستان کے مذہبی حلقون اور اخباری دنیا مین ایک شور برپا کر رکھا ہے مین نے ان کی چند تصانیف مثل نخل اسلام وغیرہ دیکھین - اور اب تھوڑے دنون سے ان کے رسالہ اندر و اخبار آرجن کو قریباً مسلسل دیکھ رہا ہون - مین نہین کہہ سکتا کہ ان کے ترک اسلام کی اصل وجوہ کیا ہین ؟ اور نہ مین یہ دکھلانے کی کوشش کرنا چاہتا ہون کہ ان کے موجودہ ہم مذہبون مین انہین کس درجہ عزت - وقعت وقار و اعتبار حاصل ہے لیکن مین تو اُن سے صرف چند سوال پوچھتا ہون - اگر دہرم پال کے خیال مین وہ قابل التفات ٹھیرے اور انہون نے بالکل ٹھنڈے دل سے اپنے ادعائے فوق انداز حق جوئی - راست گوئی - انصاف پسند و نیک نیتی ان کے ٹھیک ٹھیک جواب دئے تو مین امید کرتا ہون - کہ وہ پبلک کے لئے ایک حد تک دلچسپی و سودمندی سے خالی نہ ہون گے اور نہ صرف میری بلکہ اسی طبیعت کے اور بہت سے ناظرین اخبارات کی دل خلش اور اُلجھن مین جو مسٹر دہرم پال کے بارہ مین اکثر پیدا ہوتی رہتی ہے - گونہ تخفیف کا موجب ہون گے -

قبل اس سے کہ مین اس مضمون کے اصل مُدّعا کی طرف آؤن یہ جتا دینا ضروری سمجھتا ہون کہ مسٹر دہرم پال کو جو رنگ تحریر زیادہ تر مرغوب ہے اس کے دیکھنے سمجھنے اور اسکی نسبت رائے قائم کرنے کا مجھے کافی سے زیادہ موقعہ مل چکا ہے اس لئے معمولی طور پر تو مجھے ان سے یہی توقع ہونی چاہیئے کہ ان کے جواب اسی رنگ مین ہونگے لیکن قطع نظر اس سے مجھ کو وہ رنگ طبعاً پسند ہے یا ناپسند - خاص اس بحث مین تو میری بھی خوشی ہے کہ طرفین کے سوال و جواب بالکل سادہ اور معتدل پیرایہ مین ہون - اور ان پر جوش تعصب یا چرب زبانی کا کوئی رنگ نہ چڑھایا جاوے - مجھے اُمید ہے کہ سادگی پسند منصف مزاج پبلک کو بھی یہ امر بخوشی منظور ہوگا اور اس طریق سے ایک بڑا فائدہ یہ بھی حاصل ہو سکتا ہے - کہ ذاتیات اور تُو تُو مَین مَین تک نوبت پہونچنے کے بغیر ہی چند ضروری باتین طے ہو جاوین - جو مذہبی مذاق رکھنے والون کو کارآمد نتایج تک لے جا سکین -

مسٹر دھرمپال اگر اس مسئلہ کو جو مین چھیڑتا ہون کوئی وقعت و اہمیت دینے کے لئے آمادہ ہون - تو ان کا فرض ہوگا کہ جواب دینے سے پہلے اصل سوالات مع تمہید یعنے میرا مضمون بھی لفظ بلفظ اپنے اخبار آرجن مین شائع کردین - تاکہ پبلک کو شروع سے اخیر تک جملہ متعلقات بحث سے آگاہی رہے اور اخذ نتایج مین کام دے - سردست مین ذیل کے چند سوالون پر اکتفا کرتا ہون - ان کے جواب شافی ملنے پر بشرط ضرورت انشاء اللہ اور بھی بہت سے سوال شائع کرون گا -

(۱) کیا آپنے تبدیل مذہب سے پہلے اسلام کے حسن و قبح کو کما حقہ پرکھ پڑتال لیا تھا ؟

(۲) کیا آپ کی تحقیقات مذہبی سُنی سنائی رطب و یابس روایات پر مبنی تھی - یا آپنے قرآن شریف کو جو بنائے اسلام ہے - اول سے آخر تک اچھی طرح سمجھ اور دیکھ بھال کر اس کے دین کو ناقابل قبول قرار دیا ؟

(۳) کیا اسلام کو چھوڑ کر برہم سماج مین آ ۔ اور پھر اسے بھی ترک کرکے) آریہ سماج مین داخل ہونے سے قبل آپنے اپنے نئے مذہب کے بنیادی اصولون اور اس کی کتاب مقدس کے محاسن کا علی وجہ البصیرۃ اندازہ کرلیا تھا یا سرسری فیصلہ پر تبدیل مذہب کا حصر رکھنا پڑا -

(۴) کیا آپکے نزدیک اسلام سراپا عیوب ہے یا اس مین کوئی خوبیان بھی ہین -

(۵) کیا ویدک دہرم آپ کی رائے مین نقائص سے قطعاً مبرا ہے یا اس مین کوئی اسقام بھی آپ کو نظر آتے ہین ؟

(۶) کیا یہ صحیح ہے جیسا کہ آپ کی اور آپکے قلمی معاونون کی تحریرات سے پایا جاتا ہے کہ مسلمانون کا عہد حکومت سرتاسر ایک لعنت و مُصیبت کا پہاڑ تھا اس مین محاسن اور برکات کا شائبہ بھی کہین نظر نہین آتا -

(۷) کیا یہ سچ ہے کہ مسلمانون کے سارے ہی تاجدار ہمیشہ سے ظالم - جابر - عیاش - بے رحم - غفلت شعار - مردم آزار - رعایا کا خون چوسنے والے - ناخدا ترس - فاسق فاجر اور مستوجب لعنت و ملامت تھے (معاذ اللہ منہا) جیسا کہ آپ کی اور آپکے ہمصفیرون کی تحریرات سے عیان ہوتا ہے -

(۸) کیا یہ اصول آپکے نزدیک قابل قبول ہے کہ اگر کسی شخص سے کبھی کوئی حرکت بے جا و ناروا سرزد ہوئی یا اس نے کسی بدخلقی و بے دینی یا بے اعتدالی کا ارتکاب کیا - تو اسکے مذہب یا تمام قوم نہ کہ محض اس کی ذات ایسی حرکات کی ذمہ دار و جوابدہ سمجھی جاوے ؟

(۹) جو طرز تحریر آپنے اختیار کر رکھا ہے آیا وہ آپکا اضطراری فعل ہے یا جان بوجھ کر پسند کیا گیا ہے ؟ اور اس سے مسلمانون - ہندوؤن بلکہ خود آریون اور عام خلائق کے لئے کیا فوائد مدنظر ہین یا پہونچ رہے ہین ؟

(۱۰) کسی ایک مذہب کا ترک اور دوسرے کا قبول کرنا آپکے نزدیک محض ایک معمولی مشغلہ ہے یا اس کی غرض و غائت کوئی پاک تبدیلی اور روحانی ترقی ہونی چاہیئے جو آپ کو کہان تک حاصل ہوئی ہے ؟

(۱۱) مذہب آپ کی رائے مین صرف زبان و قلم کے لئے ہے یا عملی زندگی سے بھی اس کا کچھ تعلق ہے ؟

(۱۲) ویدک دہرم یا آریہ سماج کے مسلمات مین اگر کوئی بات ایسی بھی پائی جاوے - جس کے کُھلم کھلا عملدرآمد سے خود آریہ صاحبان کو شرم و ندامت دامنگیر ہوتی ہو - تو اس کو آپ کیا کہین گے -

(۱۳) جس مذہب کے خود بانی کی زندگی بہت سے دندان شکن اعتراضات کا مورد ہو سکتی ہو - اس کے پیروؤن کو دوسرون کی عیب شماری و دل آزاری مین پہل کرنے کا کیونکر حق پہونچ سکتا ہے ؟

(۱۴) اپنے مذہب و ملت کی خدمت دوسرون کی عیب جوئی و بدگوئی کے بغیر بھی ہو سکتی ہے یا نہین ؟

(۱۵) جو جو خرابیان بے عنوانیان اور کمزوریان آج مسلمانون مین شدومد سے گنائی جا رہی ہین ان مین سے کوئی خرابی یا کمزوری ہندوؤن آریون یا دیگر اقوام مین بھی کبھی تھی - یا اب پائی جاتی ہے - یا محض یہی ایک قوم اُن عیوب کی ٹھیکیدار ہے ؟ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

خاکسار احمد حسین احمدی فرید آبادی از دہلی ۲۸ ۲/۱

برقعہ

جناب اڈیٹر صاحب اخبار بدر قادیان - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - برقعہ کا نقشہ جو اخبار بدر مورخہ ۲۴ فروری مین دیا گیا ہے اس کے متعلق مین کچھ عرض کرنا چاہتا ہون مجھ کو بھی مدت سے اس مضمون پر خبط ہے - مین نے اسلامی ملکون مین مثلاً مغربی اور مشرقی افریقہ - زنجبار - جزیرہ لامو - سویز - عدن مین سیر کرتے ہوئے اس مسئلہ پر توجہ دی ہے - برقعہ کی ساخت ایسی ہو - جو ہر درجہ کی مستورات کے موافق حال ہو - اس مین کچھ شک نہین کہ موجودہ برقعہ بالکل نکما ہے مگر جو برقعہ اس کی جگہ لے وہ ایسا ہو کہ ہر حالت ہر طبقہ اسلام اور ہر درجہ کی مستورات کے مطلب کا ہو - مثلاً اکثر عورتین بچے کو راہ مین چھپانا چاہتی ہین تاکہ بچہ سے شناخت ہو سکین یا چلتے چلتے دودھ پلاتی ہین یا بعض اوقات سر پر بوجھ اٹھاتی اور گٹھڑی کو ہاتھون سے تھام کر چلتی ہین میرے خیال مین یہ نقشہ ہر ایک مطلب کے واسطے کافی نہین ہو سکتا بہر حال سب اصحاب اسپر غور فرماوین - راقم محمد بیگ سکرٹری انجمن مغلیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علٰے رسولہ الکریم

ارشادات نبوی

انسان کو دنیا مین قدم رکھتے ہی سب سے پہلے کھانے پینے سے واسطہ پڑتا ہے اور مرتے دم تک اس کے ساتھ شغل رہتا ہے۔ بلکہ مابعد الموت اور جنت مین بھی ابد الآباد تک اس سے کام پڑتا رہیگا اس لئے مین ارشادات نبوی کے سلسلہ کو ان اقوال طیبہ سے شروع کرتا ہون جو اکل و شرب کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقتاً فوقتاً فرمائے اور حتی الوسع ان اقوال کی فلاسفی اُمّت کے اولوالعزم مبردن کے اقوال سے اخذ کرکے درج کرنے کی کوشش کرون گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وما توفیقی اِلّا باللہ العلی العظیم۔

باب اوّل۔ اکل و شرب یعنی کھانے پینے کے بیان مین

قولہٗ عزّ وجلّ۔ کلوا من طیبات ما رزقنٰکم ۔ وقولہٗ عزّ وجلّ کلوا واشربوا ولاتسرفوا۔

اللہ کا نام لیکر کھانا شروع کرنا اور اپنے آگے سے کھانا

حدیث۔ عن انس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذکروا اسم اللہ ولیاکل کل رجل مما یلیہ۔

ترجمہ۔ حضرت انس رضؓ سے روائت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لو نام اللہ کا اور چاہیئے کہ ہر ایک شخص کھاوے اس چیز سے جو اس کے آگے ہے۔

حکمت۔ کھانے سے اول خدا کا نام لینے سے مطلب یہ ہے، کہ جب کوئی شخص روٹی یا کوئی اور چیز کھاوے تو کسی نفسانی لذّت کے لئے نہ کھاوے بلکہ اللہ کے نام سے یعنی خدا کے ارشاد کلوا واشربوا پر عمل کرتا ہوا کھاوے اور درمیان مین نفسانی تلذذ نہ ہو۔ اور کل مما یلیک سے یہ مطلب ہے کہ تمام برتن مین ہاتھ نہ پھیرے بلکہ کنارہ سے شروع کرے ورنہ باقی بچا ہوا کسی اور شخص کے کھانے کے قابل نہین رہے گا اور یون بھی بد تہذیبی ہوتی ہے اور پاس والون کو کراہت آیا کرتی ہے۔

دائین ہاتھ سے کھانا کھانا

حدیث۔ قال عمر بن ابی سلمۃ قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل بیمینک۔ عمر بن ابی سلمۃ نے کہا ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھا اپنے دائیں ہاتھ سے۔

حکمت۔ دنیا کے تمام لوگ دائین ہاتھ سے کھانا کھاتے ہین اور فطرتًا ان مین یہ بات ودیعت ہے اور کسی مذہب کے خاص خصوصیت نہین ورنہ پھر دہریہ شائد بائین سے بھی کھاتے۔ لیکن مشاہدہ سے یہ بات صاف ثابت ہے کہ دائین ہاتھ سے کھانا خلقتاً و فطرتاً ہے اور سچے مذہب کی یہی علامت ہے کہ فطرت کے مطابق ہوتا ہے یا یون کہنا چاہیئے کہ فطرت اسکے مطابق ہوتی ہے اور چونکہ اسلام سچا مذہب ہے، اس لئے اس مین فطرت کا لحاظ رکھا گیا ہے (۲) دوسری بات یہ ہے کہ ہر ایک عضو کے لئے کچھ کام مقرر ہین ہاتھ بھی اس قاعدہ سے مستثنیٰ نہین جب بائین ہاتھ کے لئے استنجاء اور طہارت مقرر کی گئی تو لازمی طور پر یہ بات ہونی چاہیئے تھی کہ کھانے کے لئے اسکو استعمال نہ کیا جاوے اس لئے دایان ہاتھ کھانے پینے کے لئے مقرر کیا گیا۔ اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ کیون نہین بایان ہاتھ کھانے کے لئے اور دایان ہاتھ استنجاء کے لئے مقرر کیا گیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام فطرت کے مطابق ہے اور فطرت نے دائین ہاتھ کو اس ممتاز کام کے لئے چُن لیا۔

تکیہ لگا کر کھانا نوش کرنا اور اس کی ممانعت

حدیث۔ عن ابی جحیفۃ قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لرجل عندہٗ انی لا آکل و انا مُتکئٌ۔

ترجمہ۔ ابی جحیفۃ رضؓ سے روائت ہے کہ مین ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تو آپ نے ایک شخص کو فرمایا کہ مین تکیہ لگا کر کوئی چیز نہین کھاتا یعنی کھانا کھانے کے وقت تکیہ یا سہارا نہین لگاتا۔

حکمت۔ تکیہ لگا کر کھانا کھانے مین روحانی رنگ مین تو یہ نقصان ہے کہ اس فعل سے تکبر پایا جاتا ہے اور انبیاء تکبر کے اول الاعداء ہوتے ہین۔ دوسرے یہ بات ہے کہ تکیہ لگا کر کھانے مین آدمی بے تکلف بیٹھ کر نہین کھا سکتا اور کھلے طور پر بے تکلفی سے ہاتھ وغیرہ دسترخوان پر نہین پھیلا سکتا۔ مگر نبی کا تو مذہب ما انا من المتکلفین ہوتا ہے اور تکیہ لگا کر کھانا اس کے برخلاف ہے اور جسمانی طور پر یہ نقصان ہے کہ چونکہ کھانا کھانے والے کا منہ دسترخوان سے اس کی ٹانگون اور پیٹ اور سینہ سے زیادہ دور ہو گا اور کھانا دسترخوان پہ سے لینا ہو گا اور لقمہ والا ہاتھ لقمہ کو منہ تک لے جانے کیلئے ٹانگون اور پیٹ اور سینہ کے اوپر سے گزریگا تو اکثر اوقات لقمہ گر کے کپڑے وغیرہ خراب ہونگے۔

کھانے پر عیب دھرنے کی ممانعت

حدیث۔ عن ابی ھریرۃ رضؓ۔ قال ما عاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاماً قطُّ ان اشتھاہُ اکلہٗ وان کرِھہٗ ترکہٗ۔

ترجمہ۔ ابی ہریرۃ رضؓ سے روائت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی کھانے پر عیب نہین دہرا اگر وہ پسند خاطر ہوتا تو نوش فرما لیتے اور اگر طبیعت نہ چاہتی تو چھوڑ دیتے۔

حکمت۔ اس بات سے عفو پایا جاتا ہے اور عفو بھی اعلےٰ درجہ کا اور یہ عفو صرف انبیاء ہی کر سکتے ہین۔ ہم بڑے بڑے مہذب لوگون اور بادشاہون کا ذکر سنتے ہین کہ اونہون نے بعض دفعہ باورچیون کو صرف اس قصور پر کہ نمک زیادہ ہوگیا ہے مروا ڈالا ہے اور کوئی آدمی ایسا ہمین نظر نہین آتا۔ جو کھانا خراب ہونے پر باورچی کو بالکل کچھ نہ کہے ایک دفعہ نہین بلکہ ہر دفعہ قصور پر چُپ رہے اور یہ حدیث آنحضرت کے سچا رسول ہونے پر شاہد ہے (۲) اگر نوکر کو سخت سست کہا جاوے تو اکثر تجربہ کرکے دیکھا گیا ہے کہ چونکہ باورچی وغیرہ اکثر ایسے نوکر کمینہ لوگون مین سے ہوتے ہین اس لئے بجائے احتیاط کے مالک کا دل جلانے کے لئے کھانا اور زیادہ خراب کرتے ہین۔ لیکن اگر مالک چُپ کر جاوے اور کھانا نہ کھاوے تو بجائے شوخی کے دل مین خائف اور شرمندہ ہو کر احتیاط کرنے لگتے ہین۔ (۳) اگر کھانا خراب پکا ہو۔ اور مالک باورچی پر ناراض ہو اور اسے کہدے کہ اس مین فلان خرابی ہے تو اول تو وہ احتیاط نہ کرے گا اور اگر کوئی شریف باورچی بھی ہو گا تو اس بات مین احتیاط کرے گا جس کا نقص مالک نے نکالا ہے مثلاً مالک کہے کہ آج نمک زیادہ ہے۔ تو نوکر دوسرے وقت نمک کم ڈالے گا۔ لیکن اگر خراب کھانا چھوڑ کر چُپ ہو رہے گا تو جتنی غلطیان ہوسکتی ہین سب کی اصلاح کا خیال رکھے گا شائد فلان غلطی ہوگئی تھی اس لئے مالک نے کھانا نہین کھایا اور اس تدبیر سے مالک کا کھانا پھر کم ہی خراب پکے گا۔

کھانے مین رُوح کی نزاکت کا خیال رکھنا

حدیث۔ عن عبد العزیز رضؓ قال قیل لانس ما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الثوم فقال من اکل فلا یقربن مسجدنا۔

ترجمہ۔ عبدالعزیز سے روائت ہے کہ حضرت انس رضؓ سے لوگون نے پوچھا کہ آپ نے لہسن کے بارے مین آنحضرت سے کیا سُنا۔ تو اونھون نے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے لہسن کھایا ہو وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ آوے۔

حکمت۔ مندرجہ بالا قول مین بہت سی حکمتین ہین۔ کچھ ان مین سے بیان کی جاتی ہین (۱) لہسن بدبودار چیز ہے۔ اور ایک حدیث مین ذکر آیا ہے کہ ملائکہ بدبودار چیزون کے پاس نہین آتے اور جہان ایسی چیزین ہون وہان فرشتون کا نزول نہین ہوتا اور مسجد ایسی جگہ ہے۔ کہ حدیثون کی رو سے وہان فرشتون کا باقاعدہ طور پر نازل ہونا پایہ ثبوت تک پہونچ گیا ہے۔ تو صاف نتیجہ نکل آیا۔ کہ لہسن کھا کر مسجد مین

آنے کی ممانعت اس لئے فرمائی کہ مسجد مین فرشتون کا نزول بسبب لہسن کی بدبو کے رُک نہ جائے۔ دوم اسلامی سوسائیٹی کے ممبر یعنے مسلمانون کے لئے ایک مسجد ہی ایسی جگہ ہے جہان ہر مزاج کے لوگون کو بلاناغہ جمع ہونے کا حکم ہے اور خواہ کتنا ہی امیر کبیر مسلمان ہو اور کیسا ہی نازک ہو ضروری ہے کہ وہ نماز دن کیوقت مسجد مین حاضر ہو۔ لیکن دنیا مین بعض طبائع ایسی نازک ہوتی ہین کہ ذراسی بدبو کو بھی برداشت نہین کرسکتین اور اگر بدبودار اشیاء کا انسداد نہ کیا جاوے تو ان کے لئے مسجد مین آنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اس لئے آپ نے منع فرمایا تاکہ کسی شخص کو بھی مسجد مین آنا ناگوار نہ گزرے (۳) تیسری حکمت یہ ہے کہ ظاہر کا اثر باطن پر ضرور پڑتا ہے۔ جیسا کہ آدمی بیمار ہو تو عام طور پر اس کا باطن بھی یعنے دل بھی سستی اور کاہلی کی طرف جھک جاتا ہے اسی واسطے رائے العلیل علیل" کہا کرتے ہین پس جب واقعی ظاہر کا اثر باطن پر ضرور پڑتا ہے۔ .... تو مسجد مین جہان باطن کی گھوڑدوڑ کی گھڑدوڑ ہوتی ہے۔ وہان ظاہر مین لہسن جیسی بدبودار چیز سے اندیشہ ہے کہ اس کی بدبو کا اثر باطن پر نہ پڑے اور اس طرح پر باطن کے گھوڑے کو ظاہر کی بدبو سے ٹھوکر نہ لگے۔ چہارم بدبو سے دماغ مین اور دل کے خیالون مین انقباض پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے چوہڑے حلال خور اور گندگی اُٹھانے والی قومین عالی خیال اور دقیقہ نظر والی نہین ہوتین۔ لیکن برعکس اس کے اشراف قومین اور صفائی کا اہتمام رکھنے والے مہذب یورپین ہزارہا اعلیٰ سے اعلیٰ لطیف باتین روزمرہ دریافت کرتے رہتے ہین۔ مگر حلال خورون کا دماغ منجمد رہتا ہے۔ .... غرض لہسن بدبودار اشیاء مین سے ہے۔ اس سے .. لطافت دل اور دماغی کے منقبض ہونے کا اندیشہ ہے اور چونکہ مسجد مین دعائین مانگنے ہی کا فعل اور قلب کے حضور ہی کے طرائق استعمال کئے جاتے ہین اور دعاؤن کا دل سے نکلنا اور قلب کا حضور انقباض کے وقت ہو نہین سکتا اور بدبو سے انقباض ضرور پیدا ہوتا ہے تو ضروری ہوا کہ لہسن یا ایسا ہی اور بدبودار اشیاء کا مسجد سے انسداد کیا جاوے چنانچہ اسی خیال سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسجد مین عود اگر لوبان وغیرہ وغیرہ خوشبودار اشیاء کی دھونی دلوایا کرتے تھے۔ تاکہ کثافت دور ہو جاوے (پنجم) اس مین ایک پیشنگوئی ہے وہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو فرمایا کہ میری اتباع مین تو قیصر و کسرےٰ کے ملک ہو جاوینگے اور عنقریب تم تمام دنیا کے بادشاہ ہو جاؤگے اس لئے ایسی بدبودار اشیاء کا استعمال اپنے روحانی کالج مین حاضر ہونے کے وقت نہ کیا کرو کہین وہ اشیاء تمہاری روحانی تعلیم مین ہارج نہ ہون اور تم ترقی نہ کرسکو اور ایک حدیث مین پیاز کے متعلق بھی ایسا ہی ارشاد ہے سو اس کو بھی لہسن پر قیاس کرنا چاہیئے اور یہ بھی آیا ہے۔ کہ جب مونہہ سے بدبو دور ہو جاوے تب مسجد مین آنے کی اجازت ہے اور ایک جگہ آیا اگر کھانا ہی ہو تو پکا کر کھاؤ کیونکہ پکانے سے بدبو دور ہو جاتی ہے۔ سو معلوم ہوا کہ اصل مقصود بدبو سے بچنا ہے جو کہ دل اور دماغ کی لطافت کو روکتی ہے اور ان پر بُرا اثر ڈالتی ہے

رومال سے یا تولیہ وغیرہ سے ہاتھ پونچھنے سے پہلے اپنی سالن آلود انگلیان چاٹنے کا بیان

حدیث - عن ابن عباسؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم - قال اذا اکل احدکم فلا یمسح یدہٗ حتی یلعقہا۔

ترجمہ - ابن عباس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم مین سے کوئی شخص کھانا کھاچکے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے (کپڑے وغیرہ سے) یہان تک کہ اس کو چاٹ لے۔

حکمت - یہ بات تمام حکماء کے تجربہ مین آئی ہوئی ہے اور تمام طبیبون کا اس پر اتفاق ہے کہ انسان کے ہاتھ کی انگلیون مین ایک خاص لمس کی طاقت ہے۔ مثلاً ہم اگر کسی کپڑے کی ملائمت کو دیکھنا چاہین تو سوائے ہاتھ کی اُنگلیون کے اس کی ملائمت کا اندازہ نہین کرسکتے۔ حالانکہ تمام جسم مین مس یا لمس کی طاقت پائی جاتی ہے لیکن ہاتھ کے سوا مثلاً پیر سے اگر ملائمت کا اندازہ لگانا ہو۔ تو ہم پورے کامیاب نہ ہوسکین گے ہان ایک خاص برقی اثر ہے جو صرف ہاتھ بلکہ انگلیون تک ہی محدود ہے اور ہاتھ کی انگلیون سے آنکھ کا جو ایک توجہ کا آلہ ہے خاص تعلق ہے اسی لئے توجہ کرنے والے عامل بھی معمول کی انگلیون کی طرف آنکھ زیادہ لڑاتے ہین اور اس طرح سے معمول کے اُوپر انگلیون کے ذریعہ اپنی آنکھ کی تاثیرات خاطر خواہ طور پر ڈال سکتے ہین اور اپنے مقصد مین کامیاب ہوتے ہین اسی طرح جو ادویہ ہاتھ سے بنائی جاوین وہ زیادہ فائدہ دیتی ہین بہ نسبت اُن دوائیون کے جو مشین کے ذریعہ سے طیار کی جاوین اس لئے کہ اُنگلیون سے بناتے وقت آنکھ کی توجہ ہاتھون پر پڑتی ہے اور ہاتھون کی خاص برق بھی آنکھ کی توجہ کے وقت اس کے ساتھ ملکر ایک خاص اثر پیدا کرتی ہے اس لئے وہ دوائی زیادہ مفید ہوتی ہے اس بات کو یورپ والے بھی جانتے ہین۔ لیکن چونکہ وہان لاکھون من دوائین اکٹھی تیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور ہاتھ سے طیار کرنے مین سالہا سال کی مدت درکار ہوتی ہے اس لئے وہ باوجود اس فرق کے جاننے کے بوجہ مجبوری مشینون سے دوائین بنانے کا کام لیتے ہین پس اسی اصول کے ماتحت کھانا کھانے کے وقت جب انسان اُنگلیون سے لقمہ اٹھاویگا تو اس کی آنکھ ہر دفعہ لقمہ لیتے وقت انگلیون کے سرون پر پڑیگی اور پھر وہی مذکورہ بالا کیفیت مرکب ہوکر کھانے کے انجام پر اثر ڈالے گی اور چونکہ ان دونون برقون یعنے آنکھ اور انگلیون کی مرکب برقون کا اثر ظاہر ہوگا تو سب سے زیادہ مؤثر اس اثر کی انگلیان ہی ہونگی پس جب انسان کھانے کے بعد پانی سے دھونے یا کپڑے سے پونچھنے کے بغیر انگلیون کو چاٹ لیگا تو صاف ظاہر ہے کہ وہ اثر انسان کے معدہ مین بوساطت اس چکنائی کے جو انگلیون پر چپکی ہوئی تھی۔ پہنچیگا اور معدہ کے فعل یعنی ہضم مین تقویت دیگا اور اس طرح کھانا جلدی ہضم ہوگا۔

(۲) ایک ڈاکٹر نے ثابت کیا ہے کہ منہ کے لعاب اور انگلیون کی جلد کے ملنے سے منہ کے لعاب مین ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ جو ہاضمہ پر خاطر خواہ اثر ڈالتی ہے۔ اس نے اس بات کے ثبوت مین یہ بات پیش کی تھی کہ جو لوگ کانٹے چھری سے کھاتے ہین ان کا کھانا بہ نسبت ان لوگون کے جو انگلیون سے کھاتے ہین دیر مین ہضم ہوتا ہے اور جو لوگ انگلیان منہ سے کم چھوتے ہین بہ نسبت ان لوگون کے جو کھانے کے پیچھے انگلیان چوستے ہین کمزور معدہ والے ہوتے ہین کیونکہ انگلیون اور منہ کے لعاب کے ملنے سے معدہ مین ہضم کا فعل عمدہ طور سے انجام پذیر ہوتا ہے۔

(۳) چونکہ چلنے پھرنے سے اور ورزش سے اور ریاضت سے اور اعضاء کے ہلانے سے معدہ اچھی طرح کام دیتا ہے اور برخلاف اس کے جو لوگ سیر کے عادی نہین وہ ہمیشہ ہاضمہ کی شکائت کرتے ہی نظر آتے ہین اس لئے ہاضمہ درست کرنے کے لئے ورزش ایک لابدی شرط ہے۔ لیکن خوردسال بچے چلنا پھرنا تو کیا برسون تک چارپائی سے اُٹھ نہین سکتے اور نہ ہی ورزش سالہا سال تک۔ انہی نصیب ہوتی ہے اس لئے خداوند کریم نے انہین ہاضمہ کی درستی کے لئے ہاتھ کے انگوٹھے اور انگلیون کے چوسنے کا سہل نسخہ عطا فرمایا ہے تمام دنیا جانتی ہے کہ بچے اکثر اوقات انگلیان چوستے رہتے ہین اور یہ بات ہاضمہ کے درست کرنے کے لئے ان کی فطرت مین ودیعت کی گئی ہے۔

(۴) جو بات کہ نیچر کے قانون کے مطابق بنی نوع انسان کے لئے مفید ہوتی ہے وہ خداوند کریم انسان کو عقل کے ذریعہ اور محنت اور تجربہ کے ذریعہ سے سکھاتا ہے۔ لیکن برخلاف اس کے جو چیز حیوانات اور بہائم کے مفید مطلب ہوتی ہے۔ وہ ان حیوانات کو فطرتاً اور خلقتاً دیجاتی ہے۔ جیسے کہ تیرنا انسان کے لئے مفید ہے۔ مگر بغیر تجربہ اور محنت کے انسان سیکھ نہین سکتا۔ لیکن بطخ کو بھی اس کی ضرورت ہے۔ مگر اس کو فطرتاً اور خلقتاً عنائت کیا گیا ہے۔ یہ کہین نہین دیکھا گیا کہ بطخ کو تیرنے کے لئے تجربہ اور محنت کی ضرورت پڑی ہو۔ اسی طرح اور سینکڑون

مفید اشیا ہین - منجملہ ان کے ایک یہی کھانے کے بعد انگلیان چاٹنے کا مسئلہ ہے - انسان کو تو حضرت سید المرسلین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذریعہ بذریعہ وحی معلوم ہوا - لیکن حیوانات کو فطرتاً اور خلقتاً عنائت کیا گیا - ہم ہر روز مشاہدہ کرتے ہین - کہ بلی جب کچھ کھاتی ہے - تو پہر دن بیٹھ کر چاٹتی رہتی ہے - اسی طرح کتا بھی ہاتھ اور پنجے چاٹتا ہوا پایا گیا ہے - بلکہ تمام جانور یکسان طور پر اس فعل کا ارتکاب کرتے ہین اور کھانے کے بعد کرتے ہین اور صرف انگلیان ہی چاٹتے ہین - تو صاف معلوم ہوا - کہ یہ فعل ہاضمہ کی ترقی کے لئے نہائت مفید ہے اور نہائت ہی مفید ہے - بلکہ لابدی ہے - اس لئے حیوانات لا یعقل کو فطرتاً بتلایا گیا اور انسان کو وحیاً بتایا گیا - کیسا ہی پیارا رسول ہے جو ایسی مفید اور سہل الحصول علاج ہمین بتا گیا - والحمد للہ رب العالمین

جب کھانے سے فارغ ہو تو کیا کہے -

حدیث - عن ابی امامة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا فرغ عن طعامه - قال الحمد للہ الذی کفانا واروانا غیر مکفی ولا مکفور - وقال مرة لك - ربنا غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی ربنا -

ترجمہ - ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روائت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب فارغ ہوتے اپنے کھانا کھانے سے - تو فرماتے - سب تعریفین اس اللہ کے لئے ہین جس نے کفائت کی اور ہم کو سیر کر دیا -

حکمت - جب انسان کھانا کھاتا ہے تو اس کے مزے مین اور شکم کی سیری مین اکثر اوقات خدا کو بھول جاتا ہے تو اگر آخر مین دعا مانگی جاوے تو وہ غفلت جاتی رہتی ہے اور انسان کو خیال ہوتا ہے - کہ یہ کھانا اور یہ مزے کی اشیاء جن کو کھا کر مجھے ایسی فرحت معلوم ہوئی - اصل مین مجھے اس مالک حقیقی کے فضل سے ملی ہین تو دراصل حمد کے قابل وہی ہے جس نے ان کی توفیق دی - اگر اس کی مرضی نہ ہوتی - تو مجھے یہ مزے دار کھانے کبھی نصیب نہ ہوتے - اور جب یہ خیال انسان کو آتا ہے - تو بے اختیار دل و زبان سے یہ بات نکلتی ہے کہ سب تعریفین تو اسی کی ہین - جس نے ہمین کفائت کی اور ہمین سیر کیا - ورنہ یہ کھانا خود کیا فائدہ پہونچا سکتا ہے - دراصل اس معبود حقیقی کا ہی فضل ہے (۲) اور دوسرے یہ حکمت ہے - کہ جب کھانا کھا کر انسان شکر کرے - تو وعدہ الٰہی لئن شکرتم لازیدنکم کے مطابق اس کے رزق مین ترقی ہوتی ہے اور شکر بمنزلہ دعا کے ہو جاتا ہے (۳) تیسرے یہ کہ شکر کر کے انسان ایک دعا مانگتا ہے - کہ اب ہضم کرنا تیرا ہی کام ہے کھانا تو اپنا مزا دے گیا -

جب خادم کھانا لاوے تو اس کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیئے

حدیث - عن ابی هريرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم - قال اذا اتی احدکم خادمه بطعام فان لم یجلسه معه فلیناوله اکلة او اکلتین او لقمة او لقمتین فانه ولی حره وعلاجه -

ترجمہ - ابی ہریرہ رضی سے روائت ہے - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - کہ جب کھانا لاوے - تم مین سے کسی شخص کے پاس اس کا خادم - اگر اس کو اپنے ساتھ نہ کھلاوے - تو ایک دو نوالے یا لقمے ہی اسے دیدے -

حکمت - اس قول مین بہت ساری حکمتین ہین - جن مین سے چند بیان کرتا ہون - دنیا کی اشیاء آخرت کی اشیاء کا نمونہ ہین مثلاً دوزخ کی آگ کا نمونہ یہان دنیا مین بھی آگ موجود ہے - غرض اسی طرح تمام اشیاء ظل ہین آخرت کی اشیاء کا - اور باورچی جب کھانا پکاتا ہے - تو اسے ایک قسم کی دوزخ کی آگ سے واسطہ پڑتا ہے اور نبی چونکہ رحم دل ہوتے ہین اس لئے دوزخ کی آگ کا خیال کر کے اس سے بچنے کے لئے اور خدا کے شکریہ کے طور پر اس کھانے مین سے جو اس آگ سے جو دوزخ کی آگ کا ظل ہے - پکا ہوا ہوتا ہے - نوکر کو دینے کا حکم کرتے ہین (۲) دوسری حکمت یہ ہے کہ اگر نوکر کو اپنے کھانے مین سے دیا کرے گا تو نوکر کو چوری کی عادت نہین رہے گی کیونکہ اپنے کھانے کے لئے ہی نوکر چوری کرتے ہین - لیکن جب مالک خود دیگا - تو چوری کی عادت جاتی رہے گی - اور ایک نفس کو گناہ سے نجات ہوگی - (۳) اس عادت سے سخاوت کی عادت ترقی کرتی ہے اور احسان ماننے کا مادہ پیدا ہوتا ہے (۴) چہارم - یہ فائدہ بھی پہونچ سکتا ہے - کہ اگر خادم کو جو کھانا پکایا کرتا ہے تھوڑا سا کھانے مین سے دیدیا جاوے تو وہ نوکر اپنے مزے کے لئے کھانا عمدہ پکایا کریگا کیونکہ اسے خیال ہوگا کہ مین نے بھی اسی مین سے کھانا ہے پنجم - اکثر اوقات بادشاہون یا اور امیر لوگون کو مارنے کے لئے زہر دیا جاتا ہے تو ہمیشہ باورچی کی سازش سے دیا جاتا ہے اگر آدمی نوکر کو ساتھ بٹھلا کر کھلاوے یا اپنے سامنے اپنے کھانے مین کھلاوے تو ہرگز ممکن نہین کہ باورچی زہر دینے کی جرأت کر سکے اور جب باورچی یہ کام نہ کر سکیگا - تو اور کوئی طریقہ ممکن نہین تو اس طرح ایک آدمی بہت حفاظت مین ہو جاوے گا اور یہ نہائت عمدہ تدبیر ہے -

جس کھانے کا علم نہ ہو اس کے نہ کھانے کو بیان

حدیث - کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یاکل حتی یسمی له فیعلم ما هو -

ترجمہ - آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کوئی شے نہین کھاتے تھے یہان تک کہ اس کا نام لیا جاوے پس جب جانتے کہ وہ کیا شے ہے تب کھاتے -

حکمت - عرب مین چونکہ کوئی شریعت نہین تھی اس لئے حرام حلال مین کوئی تمیز نہ تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس مختلف بلاد کے لوگ جمع تھے اور ان کے کھانے بھی مختلف تھے اور آپ کے پاس روز نئے نئے کھانے آتے تو اس لئے آپ نام پوچھ لیتے تھے تاکہ وہ حرام نہ ہون اور شریعت اسلام مین منع نہین اور غلطی سے بغیر نام پوچھے کہین حرام چیز کھائی نہ جاوے - دوم - بعض دفعہ ایک انسان بیمار ہوتا یا اس نے مسہل لیا ہوا ہوتا ہے یا اسے کسی چیز کا پرہیز ہوتا ہے تو اگر نام پوچھے بغیر کسی کی لائی ہوئی چیز کھا لے تو بعض دفعہ سخت نقصان ہوتا ہے اور یہ روز مرہ کا مشاہدہ ہے - کہ نامعلوم چیز کھانے سے سخت بیماری کا اندیشہ ہوتا ہے کیونکہ کسی کو گرم چیز نقصان دیتی ہے کسی کو بادی چیز سے نقصان ہوتا ہے اور کسی کو سرد چیز مضر ہوتی ہے اور غلطی مین کھانے سے نقصان اٹھانا پڑتا ہے

ایک آدمی کا کھانا دو آدمیون کے لئے کافی ہوتا ہے

حدیث - عن ابی هريرة رض قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - طعام الاثنین کافی الثلاثة وطعام الثلاثة کافی الاربعة

ترجمہ - حضرت ابوہریرہ رض سے روائت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیون کا کھانا تین آدمیون کے لئے کافی ہوتا ہے اور تین آدمیون کا کھانا چار آدمیون کے لئے کافی ہوتا ہے -

حکمت - رسول اللہ کے پاس چارون طرف سے مسلمان دین سیکھنے کے لئے آیا کرتے تھے اور باقاعدہ کوئی لنگر نہین تھا اس لئے آپ فرمایا کرتے تھے کہ دو آدمی اگر تیسرے مہمان کو بھی ساتھ ملا لیا کرین تو ثواب کا ثواب اور ضیافت کی ضیافت اور کوئی خرچ بھی نہ ہو جیسا کہ دو آدمیون کے لئے کھانا پکتا تھا وہی تیسرے کے لئے بھی کفائت کریگا اور اگر وہ تین ہون تو چوتھے کو بٹھائین اسی طرح پر اور بھی کم وقت پیش آئیگی اور مہمانون کے لئے الگ لنگر بنانے کی ضرورت بھی پڑیگی اور آپس مین ضیافت کی وجہ سے اخوۃ اسلامی ترقی کریگی اور باہر سے آنیوالے اصحاب کا سلسلہ بھی لگا رہیگا - غرض اس حدیث سے صحابہ کو بہت بڑے فوائد کی تحریص دی ایک تو ثواب دوسرے اس شخص کی محبت دل مین پیدا ہو جاتی جسکی دعوت کی تیسرے باہر سے دین سیکھنے کے لئے آنیوالے اصحاب کی خدمت اور اس طرح پر تبلیغ - چوتھے کفائت شعاری کی عادت اور سخاوت کی عادت - پنجم - بہت کھانے اور صرف کھانے پینے سے روکنے کے لئے بھی ایک عمدہ تدبیر ہے کیونکہ مہمان کے سامنے انسان کم کھاتا ہے ششم - باقاعدہ لنگر بنا کر رسول خدا پر جو خرچ پڑتا تھا اس طرح پر مہمانون کی خدمت کرنے سے خرچ کی رسول خدا سے سبکدوشی ہوگی -

راقم "سید" قادیان

انصار بدر توجہ فرماویں

فروری

مجھے بہت ہی افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ بہت ہی کم ناظرین بدر نے میری متواتر گزارش پر جو خریداران بدر کے بڑھانے کے متعلق تھی۔ توجہ فرمائی ہے کوئی مشکل یا ناممکن فرمائش نہیں کی گئی تھی۔ یہی عرض کیا گیا تھا۔ ہر خریدار بدر ایک اور خریدار بنا دے۔ لیکن تا ہنوز سوائے دو تین احباب کے خصوصیت کے ساتھ کسی نے توجہ نہیں کی۔ کیا مجھے اپنے بھائیوں سے ناامید ہو جانا چاہیئے۔ آپ کا صادق مینیجر بدر

Manager Badr

درخواست دعا

سید ممتاز علی صاحب احمدی ککی کا لڑکا بیمار ہے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

(۲) قاضی عبد اللہ صاحب۔ مسٹر عبد العلی صاحب۔ منشی محمد دین صاحب منشی نعمت اللہ صاحب گوہر کے لئے دعا کی جاوے کہ وہ اعزاز کے ساتھ اپنے اپنے امتحانوں میں کامیاب ہوں۔

عمدہ پان کی دوکان

منشی ابراہیم صاحب کوہ منصوری سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ کلکتہ میں عمدہ پان کی دوکان کون سی ہے۔ جو کوہ منصوری پر پان پہنچا سکے۔

چٹوں کی درستگی

اخبار پر جو چٹیں لگتی ہیں۔ جن پر خریداروں کے نام چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ پہلی ختم ہو چکی ہیں اور اب دوبارہ چھپنے لگی ہیں اس واسطے جس صاحب کو موجودہ مطبوعہ پتے میں کوئی غلطی معلوم ہو وہ مطلع فرماویں۔ تاکہ درستگی کی جائے۔

شیخ غلام احمد صاحب واعظ

آجکل بہاولپور میں ہیں اور علاقہ ملتان کا دورہ ختم کر کے لائلپور سانگلہ سے دوبارہ ہوتے ہوئے انشاء اللہ ۲۳ مارچ تک قادیان پہنچیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت عطا فرماوے اور ہر جگہ ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ حضرت کی طرف سے ان کو حکم گیا ہے کہ مڈھ رانجھا ضلع شاہ پور سے بھی ہو آویں۔

ضروری اطلاع

حضرت اقدس مرحوم و مغفور کے زمانہ میں جب کہ اخباروں کا سلسلہ قریباً قریباً نیا جاری ہوا تھا تو بعض دوست - بدر - ریویو یا الحکم کی قیمت وغیرہ کے متعلق براہ راست حضرت کو خط لکھا کرتے تھے اور ہمیں بارہا اخباروں میں جلی نوٹس دینے پڑتے تھے۔ کہ حضور علیہ السلام کو ان معاملات سے کوئی تعلق نہیں۔ بڑی مشکل سے ایک زمانہ کی یہ مشکل حل ہوئی تھی۔ اب ویسا ہی نیا لطیفہ درپیش ہے۔ قادیان میں بعض اصحاب اپنے طور پر کچھ تجارت کرتے ہیں اور انہیں میں سے بعض رواجی اصطلاح کے مطابق اشتہاری طبیب بھی ہیں ایک یا کئی دوائیوں کے اشتہارات ان کی طرف سے ہو چکے ہیں جیسا کہ میاں احمد نور صاحب سرمہ فروخت کرتے ہیں یا دفتر بدر میں ست سلاجیت فروخت ہوتی ہے۔ یا میاں عبد الرحمان صاحب کاغانی خود طبیب بھی ہیں۔ بعض مجربات کا اشتہار دیتے ہیں۔ ایسے اشتہاروں کو دیکھ کر بعض لوگوں کو غالباً غلطی لگتی ہے۔ کہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے ہیں یا ان کا کوئی اس میں تعلق ہے اس واسطے وہ ان دوائیوں کے متعلق حضرت کو خط لکھتے ہیں۔ حالانکہ حضور علیہ السلام کو ان تجارتی معاملات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ فروخت کے واسطے نہ آپ دوائیں بناتے ہیں۔ نہ بنواتے ہیں اور نہ پاس رکھتے ہیں اور نہ آپ کی ڈاک میں آئے ہوئے کسی اس قسم کے خط کی تعمیل ہو سکتی ہے۔ ایسے خطوط براہ راست مشتہرین کے نام لکھنے چاہئیں۔ پڑھنے والے مطلع رہیں اور دوسروں کو بھی باخبر کریں۔

ایک تجویز

ہماری قوم کی بہت سی امیدیں قادیان کے ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ سے وابستہ ہیں یہ دکھانے کے لئے کہ اس کے طلباء دینیات میں خصوصیت کے ساتھ امتیازانہ رنگ میں ترقی کر رہے ہیں۔ ایک مضمون "اسلام" پر کسی طالب علم کا لکھا ہوا ہر جلسہ سالانہ میں پڑھا جانا چاہیئے۔ اولڈ بوائز کی ترقی دینیات تو ہم تشحیذ میں دیکھ سکتے ہیں۔ مگر موجودہ طلباء کے جوہر لیاقت دیکھنے کا حاضرین جلسہ کو کوئی موقعہ دینا چاہیئے۔ اور اس کے لئے سب سے بہتر طریق یہی ہے۔ کہ اسلام وغیرہ اہم دینی مسائل پر معتبر حضرات کی نگرانی میں مضمون لکھائے جاویں اور جس کا مضمون اعلیٰ ہو وہ جلسہ سالانہ میں پڑھا جاوے اور اس پر انعام دیا جاوے حمایت الاسلام میں بھی یہ طریقہ مروج ہے جو بہت مفید ہے

حضرت خواجہ صاحب جالندھر میں

ایک دوست اطلاع دیتے ہیں۔ کہ جناب خواجہ صاحب کا لیکچر جالندھر میں ۶ مارچ کو ہوا۔ جس کے واسطے جناب نیاز محمد خان صاحب پلیڈر جناب قاضی محبوب عالم صاحب جناب امیر الدین احمد خان صاحب وکیل اور جناب شمس العزیز صاحب دارو غہ نے اشتہار دیکر پبلک کو مدعو کیا تھا۔ مضمون الہام اور الہام دیدہ تھا۔ رؤسا و معززین شہر۔ احمدیان و دیگر مسلمانان آریہ۔ ہندو سب تشریف لائے۔ دو تین ہزار کا مجمع تھا۔ دلائل بینہ کے قرآن شریف کی فضیلت بیان کی گئی۔ عام مسلمانوں کی رائے ہے کہ ایسا لیکچر جالندھر میں کبھی نہیں ہوا۔ ہم ان احباب کے مشکور ہیں جن کے اسمائے گرامی اوپر درج ہیں کہ انہوں نے جلسہ کے انتظام میں خاص حصہ لے کر پبلک کو فائدہ پہنچایا۔ بالخصوص خان امیر الدین خان وکیل نے اس کام میں بہت تکلیف اٹھائی اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اور سید محمد اشرف صاحب پر اپنی برکات نازل کرے جن کا وجود دراصل جالندھر میں ایسی نیک تحریکوں کا موجب ہو رہا ہے

قرآن مجید

مجلد۔ جلد چرمی۔ نہایت صاف خوشخط۔ شاہ رفیع الدین صاحب کے لفظی ترجمہ والا جوان نوٹوں کے ساتھ جو اخبار بدر میں شائع ہوتے ہیں۔ بہت مفید ثابت ہوگا۔ جو اس سے پہلے دفتر میں فروخت ہوتا رہا ہے اور جس کی نسبت بعض احباب درخواستیں بھیجتے رہے ہیں۔ اور ہم تعمیل نہ کر سکے۔ .... چند جلدیں دفتر میں دستیاب ہوئی ہیں۔ ہدیہ ایک روپیہ بارہ (عہ/۱) آنے جلد منگوائیے۔

دفتر اخبار بدر - قادیان - ضلع گورداسپور

آنکھیں بڑی نعمت ہیں

سرمہ زعفرانی خصوصاً بیاض۔ جرب ککروں کے لئے اکسیر ہے قیمت فی تولہ ۱ روپیہ۔ سرمہ زنگاری خصوصاً جالا۔ دھند اور جرب میں مفید ہے ایک دفعہ ضرور آزمالو۔ قیمت فی تولہ ۸ آنہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر احمد اللہ خان اینڈ برادرز قادیان دارالامان - گورداسپور

درثمین حصہ اول لاہور سے آگئی جو منگوانا چاہیں ۲ قیمت پر منگوا لیں حصہ دوم بھی موجود ہے۔

رسید زر

مورخہ ۹ فروری سنہ ۱۹۱۱ء
- میاں شمس الدین صاحب ۲۰۹۳ ۶؍
- چودہری غلام احمد صاحب ۱۴۷۱ للعہ؍

۱۰ فروری سنہ ۱۹۱۱ء
- میاں محمد محسن صاحب عہ عصہ؍
- میاں پھول محمد صاحب ۵۹۶ عصہ؍

۱۱ فروری سنہ ۱۹۱۱ء
- میاں قادر خان صاحب ۸۳۸ ۶؍
- میاں نظام الدین صاحب ۱۶۸۸ ۶؍
- میاں نور الدین صاحب ۵۸۹ ۶؍

۱۲ فروری سنہ ۱۹۱۱ء
- میاں نظام الدین صاحب ۱۱۹۸ صہ؍
- ڈاکٹر رحمت اللہ عبد الواحد خان صاحب ۲۳۶۷ صہ؍
- میاں صدر الدین صاحب ۷۴۳ للعہ؍
- میرزا عزیز بیگ صاحب ۱۶۹۸ ۶؍
- میر جیون علی صاحب ۱۶۴۷ ۶؍

۱۳ فروری سنہ ۱۹۱۱ء
- میاں محمد عبد اللہ صاحب ۲۱۹ سے؍

۱۴ فروری سنہ ۱۹۱۱ء
- منظور علی صاحب شاکر ۱۳۹۴ عہ؍
- منشی عبد الرحیم صاحب ۲۴۶۰ ۶؍
- میاں محمد اشرف بیگ ۸۶۳ للعہ؍
- میاں نبی بخش صاحب ۱۲۷۹ ۶؍
- عطاء اللہ خان صاحب ۱۶۰۷ للعہ؍
- میاں غلام رسول صاحب ۱۳۴۰ للعہ؍
- چوہدری کریم الدین صاحب ۲۳۴۶ ۶؍
- میاں عبد الخالق صاحب ۲۴۶۱ ۶؍

۱۵ فروری سنہ ۱۹۱۱ء
- میر بشارت علی صاحب ۲۰۵۳ للعہ؍
- میاں سکندر خان صاحب ۲ للعہ؍

۱۶ فروری سنہ ۱۹۱۱ء
- محمد اسمٰعیل صاحب ۲۲۲۳ عہ؍

اشتہار ۱۲/۱۴

کشتہ جریان نمبر اول قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنہ (عہ۸)
کشتہ نمبر دوم اکسیر " " دو روپے (عہ)
طحال کی مجرب دوائی گولیان ضماد وعرق ایک ماہ قیمت (عہ۸)
بواسیر ریحی کی مجرب گولیان ۳ تولہ قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ۴)
بواسیر خونی کی مجرب گولیان ۔ اکسیر سفوف ۔ قیمت دو روپے (عہ)
تولہ
چوتھیا تپ انشاء اللہ دوسری باری نہ ہوگی ہفتہ کی خوراک عہ۴
کدو دانہ ۔ ایک حلوہ جو اکسیر ہے تین خوراک سے بالکل کرم مر جاتے ہین ۔ قیمت عہ۴
باؤ گولہ یا اختناق الرحم کی اکسیر گولیان ایک ماہ کی خوراک عہ۸
خارش کی مالش کے لئے مرہم عجیب ۱۰ تولہ عہ۴
میرا قسم اول ۔ قسم دوم ۔ فی تولہ

المشتہر عبد الرحمان کاغانی احمدی ۔ شفاخانہ حکیم نور الدین صاحب ۔ قادیان

اعلان ۱۶/۲۴

لنگی پشاوری وکلاہ دہلی وکشمیری لوئی وعینک وپیل وکرسٹس جس بھائی کو ضرورت ہو بارعایت ارکیشن پر مجھ سے طلب فرماوین انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ رہیگا ۔ قیمت پیشگی یا وی پی شرط ہے ۔

المشتہر شیخ غلام نبی سیٹھی ۔ احمدی بازار کلان ۔ راولپنڈی

تجارت کا رازہ ۵

(بیکارون کو مژدہ)

تجارت پیشہ اصحاب کو اس خوش کن خبر سے آگاہی ہووے کہ اب مین نے دلیسی صابن قسم اعلیٰ بغیر امداد آگ دیگی وچو نہ صرف دس منٹ مین سکھانے کا پورا ارادہ کر لیا ہے ۔ یہ کام بیس پچیس روپے کے سرمایہ سے بخوبی چل سکتا ہے اور ایک منافع بخش روزگار ہے زیادہ توصیف فضول ہے اگر میری بتلائی ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ اقرار ہے کہ فیس جو مبلغ للعہ مقرر ہے واپس دی جاوے گی ۔ جو صاحب چاہیں مندرجہ ذیل شرائط کے پابند رہ کر سیکھ سکتے ہین (۱) ترکیب خوشخط عام فہم اُردو مین بذریعہ وی پی روانہ ہوگی (۲) جو صاحب چاہین نقد روپیہ اول روانہ کردین وہ خرچ وی پی سے بچ سکتے ہین ۔ وی پی کا خرچ بذمہ خریدار ہوگا (۴) پتہ صاف ہو ۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ آنا چاہیے (۳) پہلی درخواست پر حلفیہ اقرار ہو کہ بغیر اجازت مینجر یہ ترکیب اور کسی کو نہ بتائی جاوے گی ۔ (۵) غریب احمدی کو فیس مین ہر کی رعایت ہوگی ۔ (۵) اگر مصالحہ سب تیار ہو تو ایک دن مین خواہ ۵ من تیار کرلو ۔

المشتہر ۔ غلام محی الدین ۔ مینجر احمدی ۔ موضع جھنڈوالی ۔
(سب آفس کھوڑ یانوالی تحصیل وضلع لائلپور)

اصلی میرا اور میرے کا سرمہ ۲۰/۲۴

اصلی میرے اور میرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے ۔ اس اثنا مین بہت سے لوگون نے فائدہ اُٹھایا ہے ۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب مدظلہ کے مجوزہ نسخہ کے موافق طیار کیا گیا ہے اور اصلی میرا جس کو خود حضرت نے دیکھ کر اصلی میرا ہونے کی تصدیق کی اس مین ڈالا گیا ہے ۔ حضرت نے اس سرمہ کے متعلق خود فرمایا کہ :۔

"برائے امراض چشم بسیار مفید است"

اس شہادت کے بعد مجھے کسی اور شہادت کی ضرورت نہین کیونکہ چار لاکھ افراد کا امام جو طبی حیثیت اور تجربہ سے بھی طبی امام کہلانے کا جائز حقدار ہے اس کے مفید ہونے کی شہادت دیتا ہے ۔ تاہم آپ کے علاوہ اور معزز لوگون نے بھی استعمال کرکے اس کے مفید ہونے کی تصدیق کی ہے ۔ منجملہ ان کے مفتی فضل الرحمن صاحب اڈیٹر طبیب حاذق ۔ حکیم مولوی قطب الدین صاحب حکیم محمد زمان صاحب وغیرہ بہت سے لوگ ہین سب سے بہتر تصدیق ذاتی تجربہ ہے ۔ آپ تجربہ کرکے دیکھین ۔ یہ سرمہ ۔ دھند ۔ جالا پھولا ۔ پڑوال ۔ سبل ۔ رتد ۔ سرخی ۔ ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے ۔ قیمت سرمہ قسم اول عہ قسم دوم عہ قسم سوم عہ ۔ اصلی میرا قسم اول عہ قسم دوم سے ۔

المشتہر ۔ احمد نور کابلی احمدی مہاجر از قادیان

ایک تسلی بخش ذریعہ ۲۱/۲۲

یہ بات مشہور ہے اور سب لوگ جانتے ہین کہ پنجاب اور ہندوستان مین گوجرانوالہ ہی ایک ایسا شہر ہے کہ جہان اعلیٰ درجہ کی الماریون صندوقون اور صندوقچیون کے بہت سے کارخانے ہیں اگرچہ میں خود نہ تو لوہار ہون اور نہ یہ کام خود اپنے ہاتھون سے کر سکتا ہون ۔ لیکن ایک کارخانہ کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونیکی وجہ سے مجھے اس کے بہت سے نیک وبد سے اطلاع ہے ۔ ماسوا اس کے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے اس لئے مین پورے وثوق سے کہہ سکتا ہون کہ اگر کسی صاحب کو آہنی الماری یا صندوق وغیرہ کی ضرورت ہو تو دل کی تسلی مال مطلوبہ میری معرفت منگوایا جاوے انشاء اللہ حسب خاطر مال روانہ کیا جاویگا نیز واضح ہو کہ اگر کسی بھائی کو پہلے بطور تخمینہ الماریون وغیرہ کو نرخ سے واقفیت حاصل کرنی ہو ۔ تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیجدینگے ۔ علاوہ ازین میں اپنی زیر نگرانی صابن کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے

جسین دیسی وانگریزی عمدہ عمدہ قسم کے صابن طیار ہوتے ہین جو صاحب صابن کی تجارت کرتے ہین یا کرنا چاہتے ہون وہ مجھ سے بذریعہ خط وکتابت فیصلہ کرکے فائدہ اُٹھاوین ۔

المشتہر حکیم محمد دین ۔ دروازہ سیالکوٹ ۔ گوجرانوالہ

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائین

پچیس برس سے سارے ہندوستان مین استعمال ہورہی ہین (۱) دمہ جیسے موذی روگ اچھا ہو اسی دوا کے دو ایک مرتبہ سے وبلے ہے (۲) نیا رہتے اس دوا کا استعمال کیا جاوے تو دمہ جڑھ سے جڑ جاتا ہے (۳) پرانے دمہ والے یا جن کا دمہ دم کے ساتھ ساتھی ہوگیا ہے وہ بھی اس دوا سے بہت صحت پاتے ہین ۔ قیمت ایک شیشی دمہ کی دوا ایک روپیہ چار آنے ڈاک محصول ایک سے تین شیشی تک ہ ر ۔ ڈاکٹری مین طاقت دینے والی دوائیون مین مشہور دوائین فاسفورس اسٹرکنیا اور ڈمیانا ملاکر یہ گولیان بنی ہین ۔ مغز ۔ ریڑھ رگ ۔ ماس اور خون کو طاقت دیتی ہے اس سے ان کی کمزوری سے پیدا ہوئے معمولی کمزوری ہولدل ۔ باہ ۔ بھولنا ہاتھ پیر کا ۔ مقوی باہ کی گولیان کانپنا ۔ لقوہ وغیرہ ان گولیون سے آرام ہوتا ہے ۔ دو ہفتہ کی خوراک تین گولیون کی شیشی قیمت ایک روپیہ ۔ محصول ڈاک ایک سے چار شیشی ہ ر یہ ہر ایک اقسام کی مستورات کی دوا ہے ۔ ہر طرح کا رحم کی بیماری درد گ حمل کی کمزوری ۔ پیڑو جانگ امراض مستورات کی دوا ہین درد وغیرہ کو شاکر اس دوا کے استعمال سے رحم کی خرابی دور ہو کر جسم قوی ہوتا ہو ایک دفعہ اس دوا کی بھی آزمایش کیجئے قیمت ایک شیشی لعہ (۱۰) خوراک ڈاک محصول ہر ۔ ان دوائیون کے مفصل حال معہ سرٹیفکٹون کے پوری کتاب بلاقیمت ملتی ہے ۔ منگا کر پڑھیئے

المشتہر ۔ ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

مجموعہ فتاوٰے احمدیہ ۲۲

علم فقہ مین علماء کے عملی اختلافات جو صدہا سال چلے آتے تھے انکو مٹانے کو لئے یہ بے نظیر کتاب مسائل فقہ مین حضرت مسیح موعود ومہدی مسعود علیہ السلام کی یادگار رہیگی ہے ۔ مامور خدا کے صحیح فتوون سے واقف ہونے کے لئے ہر ایک احمدی کے گھر مین اس کتاب کا ہونا ضروری ہے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے فتوے بھی اس مین درج ہین ۔ قیمت ہر سہ حصہ ہر ۔ ملنے کا پتہ دفتر اخبار بدر قادیان

ست سلاجیت گلگتی

مقوی جمیع اعضاء ۔ نافع صرع ۔ مشہی طعام قاطع بلغم ورياح ودافع بواسیر وجذام واستسقا وزردی رنگ وتنگی نفس ودق وشیخوخیت فساد بلغم وقاتل کرم شکم ۔ مفتت سنگ گردہ ومثانہ وسلس البول وسیلان منی ویبوست واوجاع مفاصل وغیرہ وغیرہ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کرین ۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ) ایک تولہ سے کم روانہ نہ ہوگی ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار

مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ ۔ ایڈیٹر بدر ۔ قادیان گورداسپور

شہادت القرآن ۔ معیار الصادقین ۔ ظہور المسیح ۔ آئینہ صداقت ۔
۴ر ۳ر ۶ر ۲ر

حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ پندرھواں

(رکوع نمبر ۱۳)

(آغاز سورہ کہف رکوع اول)

مورخہ ۲۱ر فروری سنہ ۱۹۱۰ء

تمہید۔ سورہ بنی اسرائیل میں زیادہ تر یہود سے خطاب ہے۔ اور ان کی دو شدید تباہیوں کا ذکر کر کے مسلمانوں کو بھی متنبہ کیا ہے اب اس سورہ شریف میں زیادہ بحث پہلے عیسائیوں سے کی ہے۔ پھر مجوس سے۔ اور درمیان میں کچھ یہود کو بھی خطاب کیا ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ فتنہ دجال سے بچنے کے واسطے ہر جمعہ کو سورہ کہف کی پہلی دس آیتیں اور پچھلی دس آیتیں پڑھو۔ ان آیات کے مطالعہ سے واضح ہو سکتا ہے کہ دجال کون ہے۔ اور اس کے کیا صفات ہیں اور اس سے بچنے کی کیا راہ ہے۔

آیت ۱۔ الکتب۔ کامل جامع کتاب۔ لکھی ہوئی۔ ایک لشکر جو شبہات کو دور کرے اس سے ظاہر ہے کہ قرآن شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وقت میں بصورت کتاب موجود تھا۔

عوجاً۔ دو معنے ہیں (۱) ٹیڑھا پن۔ اس کتاب میں کوئی غلط تعلیم نہیں (۲) جو ٹیڑھا ہے وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

آیت ۲۔ قیماً۔ (۱) مستقیماً۔ بالکل سیدھے راہ پر اور سیدھی راہ بتلانے والی (۲) مصدق۔ اور صداقتوں کی اور اپنی صداقتوں کی (۳) حافظ اس پر عمل کرنے والوں کے لئے۔ شدید کا لفظ ظاہر کرتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ایسے لوگوں کے ساتھ سخت مخالفت کے واسطے طیار ہے۔

انّ لھم۔ عمل صالح کا نتیجہ ہے۔ اجر حسن

آیت ۳۔ ابداً۔ بہت لمبا زمانہ۔

آیت ۴۔ یہ آیت بتلاتی ہے کہ قوم دجال کون ہے۔

آیت ۵۔ من علم۔ یہ قوم بڑی سائنس دان بن گئی۔ ہر بات پر دلیل پیش کرتی ہے مگر اپنے مذہب کے متعلق صاف اقرار کرتے ہیں کہ مسیح کے ابن خدا ہونے اور تثلیث۔ کفارہ وغیرہ کے واسطے دلیل کوئی نہیں۔ قرآن شریف نے پہلے سے پیشگوئی کی ہے۔ کہ یہ ایسا کہیں گے۔

اٰباءھم۔ ان کے باپ دادوں کو بھی علم نہ تھا۔ یورپ ایک بت پرست قوم تھی جاہل لوگ تھے۔ پرانے بتوں کے عوض رفتہ رفتہ سلطنتوں کے اور حکام کے رعب میں آ کر مسیح کا بت پوجنے لگ گئے۔ وہ تو خود جاہل تھے ہی۔ اور اب ان کی اولاد گئے پڑا ڈھول بجا رہی ہے۔

کلمۃً۔ تمیز واقع ہوئی ہے اس واسطے منصوب ہے۔

افواھھم۔ مونہہ سے نکلتی ہے دل سے نہیں نکلتی۔ دل جانتے ہیں کہ یہ بے دلیل بات ہے صحیح نہیں۔

آیت ۶۔ اٰثارھم۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کشف میں اس قوم کا جاہ و حشم دکھایا گیا۔ جس سے آپکو غم ہوا۔ کہ اتنی بڑی بظاہر معزز قوم اسلام کی نعمت سے بے نصیب رہیگی۔ قوان کی وجاہت کتنوں کو اسلام سے مرتد کردیگی۔ اسپر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ یہ سب اشیاء عارضی اور زمینی ہیں۔

آیت ۷۔ احسن عملا۔ دنیوی زیب و زینت کے معاملہ میں کون بڑا کارگر ہے۔ یہ بات ظاہر کر دی جائے گی۔

آیت ۸۔ جرزاً۔ لیس فیھا۔ شئی۔ خالی میدان۔

آیت ۹۔ عجب۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ یہ بہت عجیب بات ہے۔ ایسے ایسے لاکھوں نشانات خدا تعالیٰ کے ہیں۔

رقیم۔ رقم کرنا۔ لکھنا۔ کھودنا یہ ان کی نشانی ہے۔ تحریر کا کام بہت ہوگا۔ مہامران کے ہاں لکھا جائیگا۔

کہف۔ وہی ہے جس کو انگریزی کیپ cape کہتے ہیں اب تک وہ جگہ اسی نام سے مشہور ہے۔

آیت ۱۰۔ الفتیۃ۔ نوجوان۔ حضرت مسیح کو صلیبی موت سے بچانے کے معاملہ میں جو سعی جماعت تھی۔ اس پر بڑا ابتلاء آیا۔ حاکم پلاطوس اور اس کی بیوی بھی اس مقدمہ میں قید ہوئے۔ بعض لوگ ایسے تھے جو وہاں سے بھاگ نکلے کچھ مغرب کو گئے کچھ مشرق کو۔ یہاں ان لوگوں کا ذکر ہے جنھوں نے بلاد غربی میں جا کر کہف میں جا پناہ لی۔ جو کہ انگلستان کے جنوب مغربی گوشہ میں واقع ہے۔ انہیں جوانوں میں یوسف اور یتا بھی تھا۔ جس نے حضرت مسیحؑ کے بچانے میں بڑا حصہ لیا تھا۔

آیت ۱۱۔ فضربنا علیٰ اٰذانھم۔ کچھ مدت تک باہر کی کوئی خبر اس گروہ کو نہ پہونچی۔

آیت ۱۲۔ بعثنا۔ آخری ترقی دنیوی کی طرف اشارہ ہے۔

مورخہ ۲۴ر فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ رکوع نمبر ۱۴)

۲۲ و ۲۳ر فروری دو دن بسبب علالت طبع حضرت خلیفۃ المسیح درس نہ ہو سکا۔ آج فرمایا کہ میری طبیعت تو ضعیف ہے۔ مگر دل میں خیال آیا کہ زندگی کا بھروسہ نہیں۔ معلوم نہیں کہ کس وقت موت آجاوے۔ کچھ قرآن سنا دیا جاوے۔ تو اچھا۔ فرمایا۔ آج مجھے بہت جوش تھا

سکھیں قرآن سننے والوں کے واسطے خصوصیت سے دعا کروں پس جو اس وقت حاضر ہیں ان کیواسطے میں نے بہت بہت دعائیں درس شروع کرنے سے پہلے کی ہیں۔

رکوع دوم

آیت ۱۔ نقص۔ اصل قصہ کا بیان اب شروع ہوا ہے۔

نبا۔ عظیم الشان بات۔

آیت ۲۔ شططاً۔ پراگندہ بات۔

آیت ۳۔ من دونہٖ۔ رومی قوم کی طرف اشارہ ہے جو بت پرست تھی اور یہود بھی غیر ممالک میں جا کر ان قوموں کی صحبت کے اثر سے کچھ غلطیوں میں مبتلا ہو چکے تھے یاد رکھو شرک کبھی نے الٰہ ہوتا ہے جیسا کہ مجوس نے خالق الظلمات و خالق النور دو بنائے ہیں۔ اور جیسے آریہ لوگ پانچ چیزوں کو خدا کے ساتھ غیر مخلوق مانتے ہیں اور جیسے عیسائی تین خدا قرار دیتے ہیں یا صفات میں ہوتا ہے جیسا کہ بعض مسلمانوں میں اس کے آثار پائے جاتے ہیں یہ سب افتراء ہے۔

آیت ۴۔ اعتزلتموھم۔ جب تم نے ان غیر معبودوں کی پرستش کرنیوالوں کو چھوڑ دیا تو اب کہف کو چلے جاؤ۔

آیت ۵۔ تزاور۔ تمیل۔ جھک جاتا ہے۔

چونکہ وہ مقام خط سرطان سے اوپر ہے اور سورج خط سرطان سے اوپر نہیں جاتا ہے بلکہ نیچے رہتا ہے اس واسطے طلوع آفتاب کے وقت مشرق کی طرف وہاں سے دیکھا جاوے۔ تو سورج دائیں ہاتھ نظر آئے گا اور وقت غروب کی طرف دیکھا جاوے تو بائیں ہاتھ نظر آئیگا۔ سورج کبھی ان کے سر پر نہیں آتا۔

فجوۃ۔ وسعت کی جگہ۔ فراخی کی جگہ میں ہیں۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ مقام کہف کے تین پتے ہیں (۱) شام و دو دنا سے بہت دور ہے (۲) خط سرطان سے شمال کی طرف ہے (۳) وہ امن کی جگہ ہے۔ جہاں دشمن کا قابو نہ تھا۔

من آیات اللّٰہ۔ سورج کا سرطان تک پہونچنا اور آگے نہ جانا۔ پھر جدی تک جانا اور آگے نہ پہونچنا یہ سب اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔

ومن یضلل۔ اور جس کو اس کی بدی کے سبب گمراہ کرتا ہے۔ دوسری جگہ قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ وما یضل بہٖ الا الفاسقین۔ فاسقوں کے سوائے وہ دوسرے کو گمراہ نہیں کرتا۔

مورخہ ۲۶ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ پندرہ رکوع ۱۵)

(سورہ الکہف رکوع نمبر ۳)

۲۵ فروری سنہ ۱۹۱۰ء کو جمعہ کے سبب درس نہیں ہوا۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اصحاب کہف کا حال منکشف ہوا اور آپ نے انہیں دیکھا۔

آیت ۱۔ رقود۔ راقد۔ سونیوالے۔ سخت ہی ٹھہرے ہوئے۔ دراصل وہ تو ٹھہرے ہوئے تھے سوئے ہوئے تھے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں وہ قوم سست پڑی تھی۔ مگر آپ نے ان کی حالت آیندہ کی دیکھی۔

نقلبھم۔ عنقریب تجارت کے واسطے سب طرف نکلیں گے۔ دائیں بائیں جاویں گے۔ کیا معنی مشرق اور مغرب میں پھیلیں گے۔

کلبھم۔ یہ ان کی شناخت بتلائی گئی۔ کہ ان کے دروازے پر کتا ضرور ہوگا۔ ممکن ہے کہ ابتدائی اصحاب کہف کے ساتھ بھی کوئی کتا ہو۔

آجکل کتے کی تعریف وفاداری میں بڑی بڑی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ حالانکہ اس جانور کے اخلاق نہایت قبیح اور مذموم ہیں۔ شہوت۔ حرص۔ طمع میں بہت رذیل جانور ہے اور ان امور میں گرا ہوا ہے۔

ولیت۔ یہ بھی ایک شناخت ہے۔ ان کی کوٹھیاں وسیع اور رعب دار ہونگے۔

آیت ۲۔ لبثتم۔ اس ملک میں حالت سستی میں کتنی مدت تم رہے۔

یوماً او بعض یوم۔ ہزار نوسو سال۔ اوسط ساڑھے نوسو سال۔ اتنے ہی عرصہ کے بعد یہ قوم باہر نکلی اور انہوں نے کمپنیاں بنائیں اور تجارتیں شروع کیں اور غیر ملکوں کی طرف گئے قرآن کریم میں یوم ہزار سال کا نام بھی آیا ہے اور تاریخ شہادت دیتی ہے۔

فابعثوا۔ ایک مجمع بناؤ۔ کمپنی قائم کرو۔ روپیہ روانہ کرو۔ اور ایک کو افسر بناؤ۔

طعاماً۔ ہمارے ملک میں غلہ کی کمی ہے یہاں سے روپے لے جاؤ اور وہاں سے غلہ لاؤ۔

ولیتلطف۔ نرمی سے کام کرو۔

لا یشعرن۔ اپنا بھید کسی کو نہ دو۔ اور دوسرے کا بھید لو۔ مدارات سے کام کرو۔ اور دوسروں کے حالات سے مفصل اطلاع حاصل کرتے رہو۔

آیت ۴۔ اعثرنا علیھم۔ دوسرے لوگوں کو ان کے حالات سے آگاہ کیا اور غیر قومیں ان کے ہاں بھی جانے لگیں۔ ابتدائی اصحاب سے بھی ارد گرد کے لوگ آگاہ ہوئے اور ان کو مطیع ہوئے یتنازعون۔ ابتدائی لوگوں نے ان کے متعلق جھگڑا کیا اور آخر ان کی یادگار بنائی

آیت ۶۔ سیقولون۔ اختلاف مورخین کا ہے کہ کتنے تھے کتنے نہ تھے۔

سبعۃ۔ حضرت ابن عباس کا قول ہے۔ کہ سات والی بات صحیح ہے۔ کیونکہ پہلے اعداد کے ساتھ خدا تعالیٰ نے رجماً بالغیب فرمایا۔ اس کے ساتھ نہیں فرمایا۔ بلکہ یہ امر کہ عیسائیوں کے ہاں سات بڑے کلیسا مشہور ہیں۔ اس سے صاف صاف پتہ لگتا ہے کہ سات ہی تھے

مورخہ ۲۷ فروری سنہ ۱۹۱۰ء

(پارہ پندرھواں رکوع ۱۶)

سورہ الکہف رکوع چہارم

آیت ۱۔ لا تقولن۔ کبھی بھی نہ کہو۔

انشاء اللّٰہ۔ جہاں کہیں خدا تعالیٰ کی عظمت و جبروت کا خیال نہ ہو۔ نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ سب سے پہلی مثال حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی ہے۔ جنھوں نے انا لہ لحافظون انا لہ لناصحون۔ انا لفاعلون وغیرہ الفاظ کے ساتھ دعوے کیا۔ مگر کہیں وفا نہ ہوا۔

(باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)